اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیفِ منیف: غزالیٔ زماں حضرت مولانا
احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ

تصحیح و عکس دستاویزات محترم خلیل احمد رانا صاحب

اعلحضرت نیٹ ورک

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم کی شانِ اقدس میں

گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیف منیف

غزالی زماں حضرت مولانا

سید احمد سعید شاہ کاظمی

علیہ الرحمۃ القوی

محترم خلیل احمد رانا صاحب

نعمان اکادمی
جہانیاں منڈی
خانیوال

نام کتاب	الحق المبین
مصنف	علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہٗ
تصحیح	خلیل احمد رانا
پروف ریڈنگ	سید منیر رضا قادری
سن اشاعت	۲۰۰۳ء
تعداد	گیارہ سو
ہدیہ	100/روپے
ناشر	فرقان اکادمی جہانیاں منڈی ضلع خانیوال

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۴۰۰۰

ٹیلی فون نمبر۔ ۷۲۲۵۶۰۵۔۰۴۲

www.islamiurdubook.blogspot.com

عرض ناشر

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی محدث ملتانی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف "الحق المبین" زیر نظر ایڈیشن سے قبل کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دیوبندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم توجہی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمدللہ اس اڈیشن میں حتی الوسع تمام اغلاط درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب "آب حیات" کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

"اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ممات بالذات ہوگا"۔ (اول اڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے اڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی!

"اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف "بحیات بالذات" ہوگا۔

اس اڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دیوبندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیے گئے ہیں، حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دیوبندی علماء کی کتابوں کے جو اڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیش نظر تھے، ان ہی کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو اڈیشن نہ مل سکے ان کی جگہ نئے اڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے جتنے بھی اڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام اڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویۃ الایمان میں ایک عبارت ہے کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" (تقویۃ الایمان مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۱۰۷) مگر ایک

دوسرے اڈیشن میں لفظ ''کچھ'' اڑا کر لکھ دیا کہ ''رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا'' (تقویت الایمان مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پوری پوری عبارات بدل دی گئی ہیں، اس بارے میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب ''تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟'' مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ قلمی بیاض میں ہے، سوال یہ ہے کہ ''تین برس کے بچے کی فاتحہ دو بجے کی ہونی چاہیئے یا سوم کی''۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ تحریر فرمایا تھا!

''شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم''۔

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ مبوب حصہ اول مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز ناشران وتاجران کتب کراچی کے صفحہ ۱۰۱،۱۰۲ پر چھپا ہے۔ خوف آخرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ ''جہالت'' کے بعد لفظ ''بدعت'' بڑھا دیا ہے، اس کے اوپر لکھا ہے!

''فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۰۱''۔

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں واپسی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا نہ تھا، یہ صاحب بظاہر مولوی صورت، مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ کی وہ جلد جو کتاب الحظر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ کو لکھوائے ہیں، نقل کر دیں ان صاحب نے گنگوہی صاحب سے اپنی نیازمندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین السطور لفظ ''جہالت'' کے بعد لفظ ''وبدعت'' سے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد ہشتم کتاب الحظر ص ۱۰۴ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ ''وبدعت'' دوسرے قلم

ے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے گھر جا کر اس کے گھر بیٹھ کر اس کی قلمی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ مذھب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتوی کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنیئے!

فتاوی رشیدیہ کامل مبوب و بطرز جدید مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی رشید احمد گنگوہی کا ایک فتوی اسی سوم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا "فتوی مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاوی قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ ص ۲۶" لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتوی درج نہیں کیا، تا کہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ جو فتوی اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس اوپر والے فتوی کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتوی جس میں لفظ "وبدعت" بڑھایا گیا ہے اسے فتاوی رشیدیہ کے اسی اڈیشن کے صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کرام جانتے ہیں کہ دیوبندی مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ الحق المبین کے زیر نظر اڈیشن میں فتاوی رشیدیہ کے دونوں اڈیشنوں کے صفحات کا عکس دے دیا گیا ہے، بہرحال کتاب پڑھیں سوچیں، تحقیق فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

تخلیق انسانی کا مقصد معرفت الٰہی ہے اور معرفت الٰہی کا معنی مشاہدہ تجلیات حسن لامتناہی، اس مقصدِ عظیم کے تصور نے انسان کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا، وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا کہ الٰہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور ضعیف البنیان اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمٰن، نہ اس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدار جمال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی، اور روح دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن لامحدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیہ والثناء پر جس نے ضعف انسانی کو قوت سے بدل دیا، حدوث کو قدم کا آئینہ بنا دیا، امکان کو بارگاہ وجوب میں حاضر کر دیا، مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسار محمدی آئینہ جمال حق ہے، اور خد و خال مصطفےٰ مظہر حسن کبریا، پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجتماع مقصود ہو تو یہ بھی ممکن ہوگا، جب وہ محال تو یہ بھی محال۔

بنا بریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار ہی نہیں کہ حسن محمدی کا انکار کمال خداوندی کا انکار ہے، اور بارگاہ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شانِ الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں، تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی مکتبۂ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں، البتہ منکرین کمالاتِ نبوت اور متنقصین شانِ رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے، اس لئے کہ وہ آئینہ جمالِ الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصدِ تخلیقِ انسانی کے منافی بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالقِ کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمالِ الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو معرفت الٰہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ عظمیٰ جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں، البتہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہوگا، جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر ثابت قدم

رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

(آمین) فقط

سیّد احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۴۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطالب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بناء پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتداء و پیشوا بناتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتداء اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وھابی ، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراوردہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبانِ خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف بے دھڑک منسوب کیا، اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آرہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

ومنهم من يلمذك في الصدقت فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون- ولو انهم رضوا ما اتهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله سيؤتينا الله من فضله ورسوله انا الى الله رغبون- (پ۱۰، سورہ التوبہ، آیت نمبر ۵۸، ۵۹)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی، اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے، حضور نے فرمایا، تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا........ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس کے اور بھی ہمراہی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں

کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے، جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویصرہ کی طرح شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال وجدال کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال وقتال کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بدبخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبانِ رسالت نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے "ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان" رواہ البخاری، مشکوٰۃ، مطبوعہ مجتبائی دہلی، صفحہ ۵۸۲، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی ان کا قتل جائز) قرار دیا، اور توحید کی آڑ لے کر شانِ نبوت وولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب وعقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

سخت مواخذہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی، حتیٰ کہ محمد بن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی، جس کا نام "الصواعق الالٰہیہ فی الرد علی الوھابیہ" ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید وحمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صاوی مالکی مصری وغیرہما جلیل القدر علماءِ امت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمایئے شامی، جلد۳، باب البغاۃ، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی، جلد۳، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین ھند میں شائع ہوا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبدالوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق وتوثیق تمام علماء دیوبند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف (عربی گرائمر کی مشہور کتاب) "علم

الصیغہ'' مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویت الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویت الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امتِ مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویت الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، ملاحظہ فرمایئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام [illegible] کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی، اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا، بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا، تا کہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزما رہے، ان علماء حق میں مذکورین

صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری ،مؤلف (کتاب) ''انوار ساطعہ'' حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدرآبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبانِ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جانبین میں سے کسی کی تکفیر و تضلیل نہیں کی جا سکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارات بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سبب تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک وشبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل واختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے، علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین وتنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظہا مع حوالہ کتب وصفحہ ومطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث وتفصیل نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولتِ ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین وتنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارتِ ماتحت کے بالمقابل اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق وباطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ملا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد واعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس، بنابریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل ودماغ محسوس کرتا ہے، مگر کماحقہٗ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی، ارشاد ہوتا ہے!

یایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (پ ۲۶، سورہ الحجرات آیت ۲)

"اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے!

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ (سورہ الحجرات، آیت ۳)

"بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے

لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا!

ان الذین ینادونک من وراء الحجرت اکثرھم لا یعقلون ۔ ولوانھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم واللہ غفور رحیم۔ (سورہ الحجرات آیت ۴، ۵)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر

ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا!

یایھا الذین امنوا لا تقولو راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم۔ (پ ۱، سورہ البقرۃ، آیت ۱۰۴)

" اے ایمان والو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب دردناک ہے۔

ان آیات طیبات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرز تخاطب میں تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشریح نہیں، نیز ان کی روشنی میں شان نبوت کی

ادنیٰ گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمایئے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توھین کفر ھے

شرح شفا قاضی لملا علی القاری جلد ۲، صفحہ ۳۹۳ پر ہے۔

" قال محمد بن سحنون: اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستنقص لہ کافر، و من شک فی کفرہ و عذابہ کفر الخ" (اکفار الملحدین، مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی، صفحہ ۵۱)

(ترجمہ) "محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل نہیں ہو سکتی، دیکھئے اکفار الملحدین کے صفحہ ۲ پر علماء دیوبند کے مقتداء مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں!

"قال حبیب بن الربیع: لان ادعاء ہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل"

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی ہو تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے، ملاحظہ فرمایئے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملحدین کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں!

"التاویل الفاسد کا لکفر" "تاویل فاسد کفر کی طرح ہے"

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے "انما الاعمال بالنیات" یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہوسکتا۔

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر ایسا ہو تو کفر والحاد اور توہین وتنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر دریدہ دہن بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا، جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی، واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہوسکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اکفار الملحدین صفحہ ۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں!

"المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر، ولا

نظر المقصود، والنیات، ولا نظر لقرائن حالہ"

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار الملحدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے!

"وقد ذکر العلماء ان التھور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر"

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توھین کا تعلق عرف عام اور محاورات اھل زبان سے ھوتا ھے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے صحیح معنی بھی بن جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے المسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہذا ولد الحرام سے مراد ولدِ محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں؟۔

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، اور کلمۂ توہین بہرصورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمۂ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیتِ توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا، دیکھئے صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم "راعنا" کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے، یا ادنیٰ تصرف سے اس کو کلمۂ توہین بنا لیتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحتِ نبوت بہت بلند و بالا ہے، اور مؤولین کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ وعبارات سے ہوتا ہے، بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آ جانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں نہ ہو، ملاحظہ فرمائیے "شرح فقہ اکبر" مطبوعہ مجتبائی دہلی، بار سوم ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۴ میں ہے۔

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادۂ الٰہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں، لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے، لیکن ظلم فسق وغیرہ کی تفصیلات آ جانے کے باعث خلافِ ادب اور توہین آمیز ہو گیا، اسی طرح بدلیل آیۂ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے کا خالق ہے، لیکن اللہ خالق القاذورات وغیرھا (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بُری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح کی تفصیل میں ایہام نقص کا ہے جو موجب توہین ہے۔ (ملخصاً)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت 'حفظ الایمان' کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے (کتاب) 'شرح مواقف' کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

۱؎ دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے (اپنی کتاب) "بوادر النوادر" میں بھی یہی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنازیر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔ بوادر النوادر (مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور) صفحہ ۲۰۹

بالفرض یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی، اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارتوں کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے، اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں، ان سب کا لغو و بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

تکفیر مسلمین

علماء اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا، رافضیوں، نیچریوں، بابیوں، بہائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگرسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے، جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔

اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہا، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال نقل کرنے کے باوجود لزوم والتزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھتے یا امام الطائفہ کی توبہ

لے لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا، بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ لزوم کفر ہے، مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، مثال کے طور پر تقویت الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہا ہے، ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق (انبیاء علیہم السلام، ملائکہ مقربین، محبوبان بارگاہ ایزدی) کے معنی بلا تامل سمجھ میں آتے ہیں، اور تمام بڑی مخلوق کا چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے، انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو، العیاذ باللہ جو کفر صریح ہے، لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا کلام کفر کو مستلزم ہے، مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا، امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا، اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس کے اتباع واذناب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

مشہور ہونے کے باعث ازراہِ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کفِ لسان فرمایا، اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کفِ لسان کا موجب ہو سکے، لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمایئے" الکوکبۃ الشہابیہ" مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲، حیرت ہے، ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

دراصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا، تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی باخبر تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگرسی، نیچری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبندیا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مفہوم کو جان کر ان گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس، ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی، ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لیگی نہ ندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں

عرب وعجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی، اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے، لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے، اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے، تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیتے ہیں، پھر جب انہیں یہ بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتداء کا قول ہے، تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا، اس کی بہت سی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، سر دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں ،اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزاماتِ توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب ''تصفیۃ العقائد'' سے نقل کر کے دیوبند بھیجی ،اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے،تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیا، ملاحظہ فرمایئے! اشتہار بعنوان

(دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر)

''یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا''

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے

مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم دیوبند کی عبارت ہے

''دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ، بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں''۔

فتویٰ ۸۶/۷/۳۱ الجواب: انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ،ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم ،سیّد احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ مہر دار الافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر۔ محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منگوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور پیشوا ماننے والا ہے، مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی، اگرچہ مشتہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتویٰ کفر کو تسلیم نہیں کرتا، لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہو گی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں بھی علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے مقتداء اور پیشوا ہیں، اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا و رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے، اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ کریمہ "اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ" کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے احبار و رہبان (عالموں اور درویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے، اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں، اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو پکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ المشتکیٰ۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے: تقویت الایمان صفحہ ۴، بلغتہ الحیران (مؤلفہ مولوی حسین علی دیوبندی) صفحہ ۴، ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے عہد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، امور خارقہ للعادت میں بزرگان دین کے تصرف کا ماننے والا، یارسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجا لانے والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمی اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کرنے والا، غرض ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، معاذ اللہ کافر و مشرک بدعتی گمراہ ملحد اور بے دین ہے، ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے، تعجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ

افضلیّت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہیئت مخصوصہ اس فرد کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بناء پر تسلیم کرلیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں، جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو

سکتا، لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے، یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تروتازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہوا کہ جڑ تروتازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے، خود نام پاک "محمد" ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ "محمد" کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا، لہذا واضح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالم کا ہر کمال کمالِ محمدی کی دلیل ہے، مگر کسی فردِ عالم کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہوسکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے، درحقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصلِ کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ''انوارِ ساطعہ'' نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہوسکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) انبیٹھوی صاحب جب انوارِ ساطعہ کے رد میں ''براہینِ قاطعہ'' لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلادتِ طبع کے باعث انوارِ ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصفِ اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی انبیٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوارِ ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے، اس کا مبنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محضہ ہے، انبیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزعمِ خود ایک بنیادِ فاسد قائم کر دی، اور اس پر

مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں!

"اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ" (براہین قاطعہ، مطبوعہ ساڈھورہ، صفحہ ۵۱)

ع۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

انبیٹھوی جی! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحب انوار ساطعہ کیا کسی سُنی عالم دین نے بھی افضلیت محضہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلمیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی اعلمیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت ہے، کیونکہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ خاص ہے، جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا، جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلمیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں، اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا، بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اعلمیت کو

مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلمیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید وتصدیق کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد، دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین وآخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہوسکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے تمام میں تعمیم فرمائی، لہذا یہ علم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم منقول ومعقول ہو یا مفہوم وموہوب، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بواسطۂ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محی الدین ابن عربی، الیواقیت والجواہر، مطبوعہ مصر، جلد۲، صفحہ ۳۹)

بعض علوم کو بُرا کهه کر رسول الله صلی الله علیه وسلم کی ذات مقدسه سے اس کی نفی کرنا بد ترین جهالت اور بارگاه نبوت سے کهلی عداوت هے

دیوبندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور

کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکروفریب، چوری، دغابازی، ضلالت و گمراہی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا برا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہٖ نقص و عیب ہے، تو لامحالہ علم فی نفسہٖ حسن و کمال ہوگا، دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں:

"دریں جا باید دانست کہ علم فی نفسہٖ مذموم نیست ہر چونکہ باشد"

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، صفحہ ۲۲۵)

(ترجمہ) یہاں جاننا چاہئے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہٖ برا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استعداد عالم کا قصور

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں کیونکہ عصمتِ الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

سکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے، علی ھذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور وفکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں، لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا، اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہا برے ہوتے ہیں، تو میں عرض کروں گا کہ جو چیز فی نفسہٖ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور ممتنع لذاتہ ہے، لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہٖ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا، کیونکہ صفتِ ذمیمہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے، جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا، جو چیز (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفہ وغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) "مسامرہ" جز ثانی صفحہ ۶۰ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں!

"ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، اور وہ صفتِ نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے"

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذاتِ مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے، جنہیں نجاست وغلاظت، مکروفریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر برا اور مذموم قرار دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب ونقائص سے منزہ نہیں مانتے؟۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پاگئی۔ فیاللعجب۔

درحقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک بیّن ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بربنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو برا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے، تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت وخیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہٖ علم کو (جو عین کمال ہے) نقص وعیب قرار دے دیا گیا، تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکیٰ۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی، سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے، انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد وزاہد بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ واشاعت کی، ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد وزاہد اور مستجاب الدعوات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر **ولکنہ اخلد الی الارض** کا مصداق بن گیا، اور ہمیشہ کے لئے قعرِ مذلت میں گر گیا، شیطان کا عابد وزاہد اور عالم وعارف ہونا سب کو معلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندۂ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج ومعتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے [illegible] علماء اور [illegible] کا پلڑا کہیں بھاری تھا، ان کی مزعومہ دینی خدمات تدریس وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کے مقابلے میں ابناء زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں، لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعرِ ذلت سے بچا نہ سکے، رہی خدمت وحمایت دین، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے "ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر" لہٰذا اعانت وحمایت دین اور ظاہری علم وعمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر وشرک وبدعت:

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا، مثلاً یا رسول اللہ کہنا شرک، اولیاء کرام کی نذر (لغوی) شرک، مزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت، عرس حرام، گیارھویں شرک، اذان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا بدعت، الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ نہ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں، البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے، غیر خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دینِ متین میں نہ پائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعتِ شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حقیقتاً امور مستحبہ ہیں، الحمد للہ آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نص قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، لہذا یہ سب امور بدعت ہیں، اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو ان شاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیۂ ناظرین ہوگی، سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذائیہ کی تفصیلات قرونِ اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا، اوراد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت

نہیں کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا، شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے، لہٰذا شرک لامحالہ اعتقاد امر ممتنع لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاءِ الٰہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز ممتنع لذاتہ نہیں، اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غناء ذاتی ایسے امور ہیں، جن کی عطا ممتنع لذاتہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہوگا جیسا کہ مشرکین عرب اپنے الٰہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں، الحمدللہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وللہ الحجۃ البالغۃ)

انصاف کیجئے

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے، ان کی خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں، اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں

کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت ووضاحتِ توہین کے بیّن تفاوت کا انکار نہیں کیا جا سکتا، ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں، جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہینِ خدا ورسول کا مجرم گردانا ہے، اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے ہیں، جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے، اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہومِ توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

"حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا، کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے، یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا، کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا، اب ان چیزوں کو اس طرح نقل وروایت کئے جانا، کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے، اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جا سکتا ہے، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس وگمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوۃ پر طعن کا موجب نہیں ہے"۔ ماخوذ از ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، جلد ۲۸

(رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ، لاہور، صفحہ ۱۸)

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہینِ خدا و رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) "اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں"۔

(بلغۃ الحیران، مصنفہ مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) "پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں"

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) "بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت باین معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں"۔

(تصفیۃ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانتداری سے بنظر انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارات مفہومِ توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق وسباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کردیتے ہیں۔

برادران اسلام! سیاق وسباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیے۔

جواباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ''حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب'' کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸۱ پر دیا ہے، ہم بعینہ وہی جواب نقل کیے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے۔

''اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچے کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے، وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیوں گا، کیونکہ سب حرام ہوگیا ہے، پلانے والا کہے کہ بھائی ۱۰ سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان یہی کہے گا، یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہوگیا ہے، یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے، جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے، اس کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے"۔ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں، اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبانِ حق تبارک وتعالےٰ کی ہزار تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (اپنی کتاب) "تحذیر الناس" میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو "خاتم النبیین" کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کا انکار کیا تھا، اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضےٰ حسن صاحب

در بھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے ، ملاحظہ فرمائیں، (کتاب اشد العذاب، مطبوعہ مطبع مجتبائی جدید دہلی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۶، ۱۷

"جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں، جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں، تو ان کا کچھ اعتبار نہیں"

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے، جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں، اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلا وجہ شور و شر، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ لڑائی مول لی جائے ،اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہینی عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی، کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کیے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں:

"کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے"۔ (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب، از مولوی احمد علی صاحب، صفحہ ۸۲)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ:

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماء دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں، اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے، اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جا سکتی، لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہل سنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں، ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی [illegible] اور کذاب خالص مشہور کر رہا ہے، لعنۃ اللہ تعالیٰ فی الدارین، آمین، یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔(الشہاب الثاقب، ص۸۱)

۲۔آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں، اور اس بریلوی دجال سے دریافت کریں۔(الشاب الثاقب، ص۸۶)

۳۔مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں پر محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔(ص ۹۵)

۵۔اس کے بعد مجدد الضالین علیہ ما علیہ۔الخ (ص ۱۰۳)

۶۔سلب اللہ ایمانک وسود وجہک فی الدارین وعاقبک بما عاقب بہ اباجہل و عبداللہ بن اُبی یارئیس المبتدعین، آمین۔یعنی اے بدعتیوں کے سردار (مجدد بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ کالا کرے،اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا تھا(ص،۱۰۴،۱۰۵)

۷۔مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔(ص،۱۰۵)

۸۔فسو د اللہ وجہہ فی الدارین واسکنہ بحبوحۃ الدرک الاسفل من النار مع اعداء سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین یا رب العالمین۔یعنی اللہ تعالیٰ اس

(مجدد بریلوی) کا دونوں جہان میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔(ص ۱۱۹)

۹۔یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان وازالۂ تصدیق وایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی، کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انک لا تدری ما احدثوا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اوران کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر اپنے حوض مورود وشفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امت مرحومہ کے اجر وثواب ومنازل ونعیم سے محروم کئے جاویں گے،سو د اللہ

وجوھھم فی الدارین وجعل قلوبھم قاسیہ فلایؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم، یعنی اللہ ان بریلویوں کا منہ دونوں جہان میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کردے تو وہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۱۲۰)

ان تمام بددعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمدللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بدگوئی کے مصداق نہیں ہوسکتے، البتہ بمقتضائے حدیث اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین طیبین سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کیے، اس کے جواب میں علماء دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طیبین کے فتوے "المہند" میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کیے تھے، جب علماء دیوبند کی اصل عبارات اور ان کے اصل عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طیبین نے ان کی تصدیق وتائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں ردوبدل کیا ہے، یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب

کیے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیو بندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب وعجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کیے، جس پر علماء دین نے تصدیقیں فرمائیں، چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمایئے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں دیو بندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوھی نے لکھا ہے کہ!

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوھی''

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا کہ دیو بندیوں کے مذہب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طیبین نے دیو بندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے، وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو ''المہند'' ص ۱۹، ۲۰۔

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

سطر بعد مرقوم ہے:

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے، اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ انتہی۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے، یہ تو ایک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا، اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند المحدثین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قبلۂ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی، اس کے متعلق گذارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

،اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کرسکا کہ فلاں مسلّم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلّم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے، لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کردیا۔ وللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں، توہین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا موتاکم بالخیر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کرلی ہو، حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالخواتیم اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا، شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اسکا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بربنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے، بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے، مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا، نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمونِ حدیث کو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں، ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے، مگر یاد رکھئے، دمِ آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا مآل بھی اس کی طرف مفوض ہے، احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ علانیہ التزام کفر کرلیا، تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تاوقتیکہ توبہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر واسلام میں امتیاز نہیں کرتا، اور ظاہر ہے کہ کفر واسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے، اور اگر بفرضِ محال ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کرلی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان روکنی پڑے گی، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کے حق میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرمادیا ہو، تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں، تو گستاخانِ نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کرلیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں، اور اپنی استادی شاگردی، پیری مریدی یا رشتہ داری ودیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع ونقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے، ان کی

خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

یا یھا الذین ا منوا لا تتخذوا اباء کم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان و من یتو لھم منکم فاو لئک ھم الظلمون۔ قل ان کان اباؤ کم و ابناؤ کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیر تکم و اموال ن اقتر فتمو ھا تجارۃ تخشون کسا د ھا و مسا کن تر ضو نھا احب الیکم من اللہ و رسولہ فی سبیلہ فتر بصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یھدی القوم الفا سقین۔ (سورہ التوبہ، آیت ۲۳،۲۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ، اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو، اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے

کاموں میں بسا اوقات خویش واقارب کنبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے ،خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہ گار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے، جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اموال تلف ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا، تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے، جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس واضح اور روشن ارشاد سے فرما دیا ہے کہ کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرف آخر

دیوبندی مبلغین ومناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزعم خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا

کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب "قصص الاکابر" ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، ص ۹۹، ۱۰۰ پر ہے۔

"ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے"۔

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے:

"ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں اہل باطل کہتے ہیں کافر نہیں"

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزید ارملفوظ ملاحظہ فرمایئے، "الافاضات الیومیہ" جلد پنجم، مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر) ص ۲۲۰ پر ملفوظ نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے:

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ! نر آ گیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ علماء اہل سنت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا دامن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت منقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کی تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آگیا، جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ "ان (بریلویوں) سے کہو کہ آ: مادہ: نر آگیا"۔

دیوبندی حضرات کو چاہیئے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم امت کے ذوق حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدور سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر معتقدان دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو نا جائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بلا دلیل ہے، صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، ورنہ در حقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جا سکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جا سکے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے۔

سیّد احمد سعید کاظمی غفرلہٗ ۔ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتداء مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد و بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے، دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیران ۱؎ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اوّل، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ پر ارقام فرماتے ہیں۔

"اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے، دیکھئے شرح فقہ اکبر، صفحہ ۲۰۱

"من اعتقد ان اللہ لا یعلم الاشیاء قبل وقوعها فهو کافر ان عد قائله من اهل البدعة"

۱؎ اس تفسیر کے صفحہ ۴ پر آخری سطر یہ ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

"یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلم بند کروائی ہیں اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔

(بلغۃ الحیران، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اول، صفحہ ۴)

(ترجمہ) ''جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو''

آیہ کریمہ ولیعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات واحادیث میں مجاہدین وغیر مجاہدین اور مومنین ومنافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ (علم الٰہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں "علم" سے "تمیز" مراد ہے، "فلیعلمن اللہ" بمنزلہ "فلیمیز اللہ" کے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے قول " لیمیز اللہ الخبیث من الطیب " میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الٰہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے، دیکھئے بخاری شریف ، جلد ثانی، صفحہ ۷۰۳ پر مرقوم ہے فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انما ھی بمنزلۃ فلیمیز اللہ کقولہ لیمیز اللہ الخبیث۔ انتہیٰ

یہ مطلب ہر گز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے علیم وخبیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ل

ل اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے ، انتہائی مضحکہ خیز ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن وحدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو، اگر دوسرے کا قرآن وحدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ، مطبوعہ ساڈھورہ، صفحہ ۲۷۴۔

''الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''

اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عظام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''۔اھ۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے[1] تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرتِ خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود صفتِ کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تک کسی سُنی نے اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکانِ کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے ایا طل محض اور جہالت وضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شانِ الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

---

[1] براہین قاطعہ، صفحہ ۲ ''امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے۔

۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب "بلغۃ الحیران" مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، طبع اول میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:

"یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا، کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شانِ اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمنِ قرآن، ملحد و بے دین خارج از اسلام ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لیے محیط زمین کی وسعتِ علم دلیل شرعی سے ثابت ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے "براہین قاطعہ" مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ ساڈھورہ،

صفحہ ۵۱

''اہل اصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

''اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہِ رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے، قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیطِ زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو، بلکہ قرآن وحدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے، نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں، اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر ہے:

"خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں: واللہ لا ادری ما یفعل بی و لا بکم: اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین وکفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین وآسمان کا کوئی گوشہ نگاہِ رسالت سے مخفی نہیں۔

و اللہ لا ادری والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے، کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا ۔اور وللآخرۃ خیرٌ لک من الاولیٰ وارد نہیں ہوا، اور کیا مومنین کے حق میں لیدخل المومنین والمومنات جنٰت

تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا، (الآیہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیمِ خداوندی کے محض انکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل وحکایت کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے، پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب ''مدارج النبوت'' (فارسی، جلد اصفحہ ۷) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایتی بداں صحیح نشدہ'' ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت وضلالت ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید وعمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، ملاحظہ فرمایئے ''حفظ الایمان'' مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، صفحہ ۸

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے، دیکھئے علماء دیوبند کی مسلمہ و مصدقہ کتاب "صراط مستقیم" صفحہ ۸۶، مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

"از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصدِ عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلۂ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے معتقد علماء کے نزدیک لفظ "رحمۃ للعلمین" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، فتاوی رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

"سوال۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمۃ للعلمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹاتا ہے۔

۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمایئے تحذیر الناس، صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

"بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے، اس کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" ہی ہیں، جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر مرقوم ہے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرضِ محال دوسرا الٰہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا، جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہوگیا، اس سے پہلے حضور اُردو نہ جانتے تھے، دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

"مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل امر سے ہر زبان کے عالم ہیں، جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالاتِ رسالت کو مجروح کر رہا ہے۔

۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلغتہ الحیر ان صفحہ ۸ پر دیکھئے۔

"و رأیت انه یسقط فامسکته و اعصمته من السقوط"

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جا سکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیو بند کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے روئداد مناظرہ (شہر) گیا (ضلع صوبہ بہار۔ بھارت) ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظر مولوی منظور احمد سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں، انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثر نا طاقتی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی، حالانکہ اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں"۔

اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہے اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی "روئدادِ مناظرہ گیا" سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے "روئداد مناظرہ گیا" صفحہ ۸۷ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفریہ ہیں، خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبۂ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی

نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھانوی کے متبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلماتِ کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، مزید غضب الٰہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالتِ مذکورہ اغوا اور اضلالِ شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرض ہے، اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشواء مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی کے

نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، بلغۃ الحیران، صفحہ ۲۶۷ پر ہے۔

> ”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلعم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا“۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے:

"لما انقضت عدة زینب قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لزید فاذکرها علی الحدیث"

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے، تقویت الایمان کے صفحہ نمبر ۴۳ پر ہے۔

"سب انسان آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین فرمایا، لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

تکریم ان کی نبوت ورسالت اور ابوۃ روحانیہ کے موافق کی جائے گی، بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی مصنف تقویت الایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے، ملاحظہ فرمایئے تقویت الایمان صفحہ ۴۲ پر مرقوم ہے "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے "ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی حی برزق" (مشکوۃ، جلد اول صفحہ ۱۲۱)، لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے (العیاذ باللہ)

۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمایئے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب آب حیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں:

''چنانچہ آنحضرت صلعم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے، فرماتے ہیں تنام عینای ولا ینام قلبی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہیئے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلعم بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہوگی، اور موت ونوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تنام عینای ولا ینام قلبی''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو، اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بالذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے، اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قولِ دجال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصفِ نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے دجال کو اگر غشاء، ارواحِ کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصفِ ممات بالذات ہوگا، نہ متصفِ بحیاتِ بالذات۔ الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیصِ شانِ نبوت ہے۔

۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتداء علماء دیوبند مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی عبارات میں مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں دریدہ دہنی اور بیباکی سے اشد ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے۔

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:

''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر''۔

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا:

''ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا، تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر''۔

۳۔تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے:

''اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں''۔

۴۔تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے''۔

۵۔تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۲ پر ہے:

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔

۶۔تقویۃ الایمان صفحہ ۲۲ پر ہے: (نسخہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۵۸)

''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔

اہل سنت کا مذہب

ا۔اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے، دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ

تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو، کتاب وسنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو انہم اذظلموا انفسہم جاؤک، الآیہ، کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون، الآیہ، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرلو، دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟۔

اس عبارت میں جو تمام ماسوی اللہ کو چوہڑے چمار سے تعبیر کیا گیا ہے، اہل سنت کے نزدیک یہ مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۳۔ اہل سنت کے نزدیک انبیاء واولیاء اللہ کے مقربین پر خوف وخشیت الٰہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے، العیاذ باللہ۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ونظیر کے پیدا کرنے سے قدرت ومشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں، ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے، اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت ومشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ اسی امر محال کا قبیح ومذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ومشیت اس سے متعلق ہوسکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فردِ مخلوق کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے، اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذواتِ قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی یسمع و بی یبصر ان کا دیکھنا، سننا، چلنا پھرنا ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" عظمتِ شانِ رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الٰہیہ کا مظہرِ اتم ہیں اور ان کی مشیت مشیتِ ایزدی کا ظہور ہے، تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیتِ خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی توہینِ نبوت اور کفرِ خالص ہے اور کمالات انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کمالاتِ نبوت قطعاً صفاتِ الٰہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الایمان صفحہ ۴۵ پر لکھا ہے:

''یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائے گی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

''اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء کرام رسل وملائکہ عظام کے حق میں لفظ "ناکارہ" بولنا ان کی شان میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔

۲۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء ورسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الایمان کے صفحہ ۸ پر ہے۔

"اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہوگیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل وتامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء عظام ہی ہیں، اب انہیں بارگاہ خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عِبَادٌ مُکْرَمُوْن اور کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْہًا فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالمقابل دیو بندی علماء خصوصاً صاحب تقویت الایمان نے انہیں چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ (اعاذ نا اللہ منہ)

۲۲۔ دیو بندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیو بند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے۔ (تقویت الایمان صفحہ [illegible]) آپ لکھتے ہیں:

"سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہ نبوت میں۔

۲۳۔ دیو بندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں بھچراں اپنی تفسیر بلغۃ الحیران کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

''اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

۲۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صرف جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

۲۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں''۔ (تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۸)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویت الایمان صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔

"ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اور نادان"۔

اہل سنت کا مذہب

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

"جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہینِ رسالت ہے۔

۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جھوٹے ہیں، مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الحیران صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

"ادخلوا الباب سجدا باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، جو کہ نزدیک

تھے، اور باقی تفسیروں کا کذب ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اور اس کے مقتدی وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

"سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے، ان میں فساد آگیا، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب باغی، خارجی بے دین وگمراہ تھا، اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنان دین ضال ومضل ہیں۔

۳۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اس کے سب مسائل صحیح ہیں، اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، ملاحظہ فرمایئے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

"سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں........

الجواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں.......تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔"

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۲۰ پر ہے۔

"اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردشرک و بدعت میں لا جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ واحادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویت الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب 'التوحید' کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو کافر و مشرک گیا ہے، اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں "

۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے، اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے فتویٰ مندرجہ بلغۃ الحیران صفحہ ۴۔

''یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام می گویند شرک و کفر است، فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء۔

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے کوکب یمانی علیٰ اولاد الزوانی، کوکب یمانین علی الجعلان والخراطین، توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد، کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کالے کافر ہیں، ان کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظ ندا کہنا جائز ہیں، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے، وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ابوجہل کی طرح مشرک ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۴ پر مرقوم ہے۔

"کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو یا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے، مقربین بارگاہ خداوندی کے لئے مقید بالاذن تصرف طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال باعث نکال ہے۔

۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل مندرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بہرحال ناجائز ہے۔

۳۔تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔متبع سنت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔

۵۔تیجہ وغیرہ ناجائز ہے، قرآن شریف وکلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۱ پر ہے۔

۱۔اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔فقط

۲۔عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔تعیین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں۔

۴۔اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے عزیز واقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب توجروا فی یوم الحساب مزین بمہر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئولہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے، شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے:

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کو دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کرنا بدعت ہے، ایسے ہی گیارھویں بھی بدعت ہے، بلا پابندی رسم قیود وایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۰ پر ہے

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے

۔فقط رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

ا۔ باعلام خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے ، بشرطیکہ وہاں فسق وفجور اور معصیت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواح مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۶، ۷۔ چالیسواں، گیارھویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے، اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور

بدعت وضلالت ہے۔

۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے، فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۴۷ پر ہے۔

''سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مکروہ تحریمہ ہے (فی درالمختار باب الامامۃ) واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اور اسی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۵۰، ۵۱ پر ہے۔

سوال۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں جو امام بدعقیدہ ہے پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے''۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارھویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔

''مسئلہ۔ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں؟ بینوا وتو جروا۔ رقیمہ نیاز محمد، امتیاز علی طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

الجواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۴

مسئلہ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵''

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحسنات سے ہے اور اعراسِ بزرگانِ دین بھی اہل سنت کے نزدیک منجملہ مستحبات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بزرگانِ دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بزرگان دین کا سخت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت وحرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ محرم میں حضرات حسنین علیہما السلام کی شہادت

کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۳۔

"سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نا درست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین علیہما السلام کا ذکرِ شہادت باعثِ رحمت و برکت ہے، اسی طرح شہداء کرام کو ایصال ثواب کے لئے شربت، دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور مستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

۳۷۔ دیو بندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیو بند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاؤ (سبیل) لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

''سوال۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے، مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔''

دیو بندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلال طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

''مسئلہ۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی بین دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تشبہ بالہنود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز وحلال قرار دیا جائے، نیز اہل سنت اس بات کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصال ثواب کے لئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاؤ کا پانی حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض تو ملحوظ رہے اور تشبہ بالکفار والمشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ المشتکی:

۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں زاغ معروفہ (مشہور کوا جو عام طور پر پایا جاتا ہے) کھانا ثواب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے:

"مسئلہ۔ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب۔ ثواب ہوگا، فقط رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے، زاغ معروفہ (مشہور کوا) حرام اور خبیث ہے جس کا کھانا مومنین طیبین کے لئے جائز نہیں، کوا کھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے "ثانی" ہیں، ملاحظہ فرمایئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ ۶۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

بانی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیو بندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا اور رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر آج کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیو بندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہوگا کہ اُف ہمارے مقتداؤں کی توہین ہوگئی، لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا، بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۴۰۔ دیو بندیوں کا مذہب

دیو بندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب "یوسف ثانی" ہے، دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سُود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصفِ عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے، "عبید سود" کے معنی ہیں کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں "کالے غلمٹے" بھی کہا جا سکتا ہے، اگر کسی نے کسی کو یوسفِ ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو "عبید ا سود" کالے غلطے کہہ کر اوران کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہو یا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیئے، مولوی محمود

الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں: ـــ

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لئے امن وعافیت کا گہوارہ ہے، مرد مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھنچتا ہے، خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن وجمال اور اس کے انوار وتجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم وعرفان اور ذوق وشوق سے قطعاً محروم ہیں، کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا متلاشی ہونا یقیناً کعبہ مطہرہ کی عظمت شان کو گھٹاتا ہے۔

ناظرین کرام: تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں، میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہٗ سے بصد تضرع وزاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وھو یھدی الیٰ صراط مستقیم و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ اٰلہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و علماء امتہ اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے
جماعت اسلامی سے اختلافات عقیدہ و مسلک
کی

حقیقت

از قلم

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

برادر زادہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر ماہنامہ تجلی دیوبند

فرنیڈز پبلی کیشنز جہان آگاہی ملتان

جماعت اسلامی کے کسی فرد کی ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ اس کا انداز بیان اور اسلوب بداہتہً اب سے کافی پہلے زمانے کے طرز نگارش کا حامل ہے۔ لیکن جس طرح غصہ، نفرت جوش انتقام اور حرص و ہوس میں سے کوئی سا بھی جذبہ جب اپنی شدت و وسعت کے ساتھ کسی انسان پر طاری ہوتا ہے تو عقل و ہوش اور احساس و رجحان اور بصیرت و بصارت سب مغلوب و ماؤف ہو جاتے ہیں، اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی ہیں جن کا ارتکاب وہ عام حالت میں ہرگز نہ کرتا۔ اسی طرح مفتیان کرام کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی بغض و عناد کی کہر نے ان کی ساری عقلیت اور بصیرت و دانائی کو مغلوب کر کے یہ وسوسہ ڈالا کہ ہو نہ ہو یہ جماعت اسلامی کے کسی فرد کی خامہ فرسائی ہے۔ جب یہ وسوسہ پیدا ہو گیا تو کار گہ عناد میں فتویٰ کفر کے ڈھلنے میں کیا دیر لگتی تھی۔

تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ "دعوت" دہلی کی ۱۶ جنوری ۱۹۵۶ء کی

اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔ کسی نے حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی چند سطریں ان کی کتاب "تصفیۃ العقائد" سے نقل کر کے دار الافتاء دار العلوم دیوبند کو بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟

خدا جانے کونسی منحوس گھڑی تھی کہ ان عقیل و فہیم مفتیوں کے دماغ میں جو کہ ہزاروں فتوے ملک کے کونے کونے کو علم دین کی روشنی پہنچاتے رہے ہیں، اور جن کے علم و فضل کی قسمیں تک کھائی گئی ہیں، یہ بات آ گئی کہ ہو نہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اس کے کسی چیلے کی ہے۔ بس پھر کیا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ مندرجہ ذیل فتوے صادر فرمایا۔

فتویٰ بسمہ الجواب

۔ انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، ان کو مرتکب معاصی

سمجھنا (العیاذ باللہ) اہلسنت والجماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی رو
تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا
جائز بھی نہیں "

فقط واللہ اعلم سید احمد علی سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند
جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے، جب تک وہ تجدید ایمان
اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ — مہر دار الافتاء فی دیوبند۔ الہند

سنا گیا ہے کہ فخر الاماثل محترم و معظم جناب مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے اس فتوے سے متعلق کوئی بہت طویل توضیحی مضمون لکھ کر اشاعت کے لئے اخبارات کو بھیجا ہے۔ یہ ابھی تک ہماری نظروں سے نہیں گزرا۔ بے شک مذکورہ فتوے سے حضرت العلامہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پر جیسی بے جا حملہ بلاوجہ افسوسناک طور پر ڈالی گئی ہے اس کو دھونا نہ صرف حضرت موصوف کا فرض ہے، بلکہ ہر اس شخص کا فرض ہے جو حضرت مولانا قاسم کی فضیلت و عظمت سے باخبر ہو، اور جو بدنامی اس فتوے سے دار العلوم جیسے معزز ادارے کی ہوئی ہے اس کی مناسب تلافی کرنے کے لئے حضرت مہتمم صاحب سے زیادہ موزوں اور بہتر کون ہو سکتا ہے؟

تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت مہتمم صاحب قبلہ صرف یہی تو کر سکتے ہیں کہ فتویٰ مذکورہ کی غلطی اور حضرت مولانا قاسم کی عبارت کی صحت و صداقت پر خواہ بیش دلائل سے واضح فرما دیں۔ لیکن یہ چیز فی الحقیقت مناسب تلافی نہیں کرے گی کیونکہ حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاکم بدہن کافر و گمراہ ہونا تو کجا معمولی غلطیاں

إن الذين يلحدون في آياتنا لا يخفون علينا

سلسلة المطبوعات رقم ٣٧

إكفار الملحدين

في ضروريات الدين

لإمام العصر المحدث الكبير الشيخ محمد أنور شاه الكشميري

المتوفى ١٣٥٢هـ

قام بنشرها

المجلس العلمي في كراتشي باكستان

على كل أحد . "كتاب الفصل" لابن حزم (١) .

هذا مع سماعهم قول الله تعالى : ﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ . وقول رسول الله ﷺ : «لا نبي بعدي» . فكيف يستجيز مسلم أن يثبت بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استثناه رسول الله ﷺ في الآثار المسندة الثابتة في نزول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان . (٢) . وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عندنا بالاجماع أن رسول الله ﷺ أتى به فقد كفر ، وصح بالنص أن كل من استهزأ بالله تعالى أو بملك من الملائكة ، أو بنبي من الأنبياء عليهم السلام . أو بآية من القرآن ، أو بفريضة من فرائض الدين ، فهي كلها آيات الله تعالى بعد بلوغ الحجة إليه ، فهو كافر . ومن قال نبي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد شيئاً صح عنده بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . كتاب "الفصل" لابن حزم (٤) .

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الخ . وحكى الطبري مثله — أي مثل القول بأنه ردة — عن أبي حنيفة وأصحابه فيمن تنقصه ﷺ أو برئ منه أو كذبه الخ . قال محمد بن سحنون : أجمع العلماء على أن شاتم النبي ﷺ المستنقص له كافر ، ومن شك في كفره وعذابه

---

(١) ص — ٢٤٩ ج — ٣

(٢) كتاب الفصل ص ١٨٠ ج — ٤

(٣) وفيه حديث عند أبي داؤد من باب الرسل من الجهاد، وهو عند الحاكم أيضاً و "الكنز" ص — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) ص ٢٥٥ و٢٥٦

نص عليه أبو يوسف فى " الأمالى " فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب هوى و بدعة ، لأن الناس لا يرغبون فى الصلاة خلفه هل تجوز الصلاة خلفه؟ قال بعض مشائخنا : إن الصلاة خلف المبتدع لاتجوز ، وذكر فى " المنتقى "رواية عن أبى حنيفة : أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع . والصحيح أنه إن كان هوى يكفره لاتجوز ، وإن كان لايكفره تجوز مع الكرهة اه . وهذا " المنتقى " هوالذى نسب إليه فى " المسايرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة ، ففسر بعض كلامه بعضه ، وفصل كذلك فى الشهادة ، ونص فى " الخلاصة " أنه صرح به فى " الأصل " ، وكذا نقله عنها صاحب " البحر " . ويراجع ما ذكره فى " الفتح " من حيلة تحليل المطلقة ثلاثاً .

والتأويل فى ضروريات الدين لا يدفع الكفر . "علامــه عبد الحكيم سيالكوتى" على " الخيالى" ، وهو كذلك فى " الخيالى " :

وچون این فرقه مبتدعه اهل قبله اند در تکفیر آنها جرأت نباید نمود تا زمانیکه انکار ضروریات دینیه ننمایند ورد متواترات احکام شرعیه نکنند، وقبول ما علم مجیئه من الدین بالضرورة نکنند. "مکتوبات امام ربانی" (١) .

وجعل فى "الفتوحات " (٢) التأويل الفاسد كالكفر ، فراجعها من الباب التاسع والثمانين ومائتين .

والقول الموجب للكفر إنكار مجمع عليه ، فيه نص ، ولافرق بين أن يصدر عن اعتقاد أو عناد . " كليات أبى البقاء" من لفظ "الكفر".

قال الكمال : والصحيح أن لازم المذهب ليس بمذهب، وإنه لاكفر بمجرد اللزوم لأن اللزوم غير الالتزام . وقد وقع فى " المواقف" ما يقتضى

---

(١) ص ـــ ٣٨ ج ـــ ٣ وص ـــ ٩٠ ج ـــ ٨

(٢) ص ـــ ٨٥٧ ج ـــ ٢

تأويله ليوافقها ، فأما إذا اطردت كلها على وتيرة واحدة صارت بمنزلة النص وأقوى ، وتأويلها ممتنع ، فتأمل هذا . "بدائع الفوائد" (١) .

وهذا يجرى فى نحو لفظ " التوفى " فى عيسى عليه السلام أنه الإستيفاء لا الإماتة، فإن كل ما ورد فى حاله فى القرآن والحديث اطرد فى حياته .

قال حبيب بن الربيع : لأن ادعاءه التأويل فى لفظ صراح لا يقبل ـــ"شرح شفاء"(٢) ـــ فى من قال: فعل الله برسول الله كذا وكذا . وقال: أردت به العقرب ـــ والعياذ بالله ـــ وأقره الحافظ ابن تيمية بعينه فى " الصارم المسلول " (٣) .

فعلم أن التأويل كما لا يقبل فى ضروريات الدين كذلك لا يقبل فى ما يظهر أنه احتيال فى كلام الناس وتمحل غير واقعى ، وقد كان الأئمة رحمهم الله يعتبرون إرادة التأويل وقصده ، فجاء المتسللون فاعتبروا ايجاده ، فى " جامع الفصولين " عن مالك رحمه الله أنه سئل عن من أراد أن يضرب أحداً ؟ فقيل لـــه : ألا تخاف الله تعالى ؟ فقال : لا ، قال : لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول : التقوى فيما أفعل له ، ولو قيل لـه ذلك فى معصيته ، فقال : لا أخافه يكفر ، إذ لا يمكنـــه ذلك التأويل اه . ونحوه فى " الخانية " فى قصة شداد بن حكيم مع زوجته ، وذكرها فى " طبقات الحنفية " من شداد عن محمد رحمه الله أيضاً ، وهو أولى بالاعتبار مما ذكره من اعتبار مجرد الامكان ، فإنه لا حجر

---

(١) وأيضاً فى ص ـ ٥ ج ـ ١ من " البدائع والفوائد " فى الفرق بين الرواية والشهادة . منه .

(٢) ص ـــ ٣٧٨ ج ـــ ٤ (٣) ص ـــ ٥٢٩

فيه ، وقالوا فى الإكراه على كلمة الكفر : إن خطر بباله التورية ولم يور كفر ، فاعتبروا القصد وإرادة التأويل فى حقه ، وإلا فالتمحل لا يعجز عنه أحد ، فنى " الميزان " (١) بإسناد قوى : فوالله إن المؤمن ليجادل بالقرآن فيغلب ، وإن المنافق ليجادل بالقرآن فيغلب ، ألا ذكره من ترجمة الحكم بن نافع .

ولذا قال ابن حجر بعد سياق كلام المصنف : وما ذكره ظاهر موافق لقواعد مذهبنا ، إذ المدار فى الحكم بالكفر على الظواهر ، ولانظر للمقصود ، والنيات ، ولانظر لقرائن حاله ، نعم يعذر مدعى الجهل إن اعتذر لقرب عهده بالإسلام أو بعـــده عن العلماء . كما يعلم من كلام " الروضة " انتهى . " خفاجى " شرح " شفاء " (٢) . أى فيما أتى بالسب اتلة مراقبة ، وضبط للسانه ، وتهور فى كلامه ، ولم يقصد السب .

فإن قيل : كيف تأولت أمر الطائفة التى منعت الزكاة على الوجه الذى ذهبت إليه ، وجعلتهم أهل بغى ؟ وهل إذا أنكرت طائفة من المسلمين فى زماننا فرض الزكاة ، وامتنعوا من أدائها ، يكون حكمهم حكم أهل البغى ؟

قلنا : لا فإن من أنكر فرض الزكاة فى هـــذه الأزمان كان كافراً بإجماع المسلمين ، والفرق بين هؤلاء وأولئك أنهم إنما عذروا لأسباب وأمور لا يحدث مثلها فى هذا الزمان .

منها : قرب العهد بزمان الشريعة الذى كان يقع فيه تبديل الأحكام بالنسخ .

---

(١) ص — ٢٧٢ ج — ١ (٢) ص ٤٢٦ ج — ٤

سرى ذلك فى أتباعه الملاعنين ، فهم يصنفون فى هجاء عيسى عليه السلام ويشيعونــه فى أهل الإسلام ، دع النصارى ، وغرضهم بذلك أن لا يبقى للناس اشتياق إلى عيسى بن مريم عليه السلام ، فيلموا ذلك الشق المذى المهذار ، خذله الله تعالى . وقد ذكر العلماء أن التهور فى عرض الأنبياء وإن لم يقصد السب كفر ، وليس من شأن المؤمن ، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل .

ومــــا قلت فيــــه (١)

ألا يا عباد الله قوموا و قوموا خطوباً ألمت ما لهن يدان
وقــد كاد ينقض الهدى و مناره وزحزح (٢) خير ما لذاك تدان
يسب رسول من أولى العزم فيكم تكاد السماء (٣) والأرض تنفطران
وطهره (٤) من أهل كفر ولبــه وأبقى لنــار بعض كفر أمانى
وحارب قوم ربهم ونبيــه (٥) فقوموا لنصر الله إذ هــو دان
وقد عيل صبرى فى انتهاك حدوده فهــل ثم داع أو مجيــب أذانى
وإذ عز خطب جئت مستنصراً بكم فهــل ثم غوث يــا لقوم بدانى
لعمرى لقــد نبهت من كان نائماً وأسمعت من كانت لــه أذنان

---

(١) وقد سمى الشيخ إمام العصر هذه القصيدة باسم: "صدع النقاب عن جساسة الفنجاب" . القادرى .

(٢) قد جاء هذا اللفظ لازماً . منه .

(٣) حكاه فى "القاموس" مقصوراً ، اسم جنس . منه .

(٤) ومطهرك من الذين كفروا . منه .

(٥) من آذى ولياً لى فقد آذنته بالحرب . منه .

قولہ تعالیٰ: ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ
(ترجمہ) جو شخص اسلام کے سوا اور دین اختیار کریگا پھر اس سے قبول نہیں کیا جائیگا

حق پرست علماء کی
مودودیت سے ناراضگی کے اسباب

مرتبہ

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المشیع

سلسلہ قادریہ راشدیہ

دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

بار چہارم　　پنجاب پریس لاہور　　قیمت ۵۰ پیسے

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالےٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کرتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دل پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں"۔ اب بتلائے۔ کیا دجال کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالےٰ دین الٰہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا خمیازہ خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ پر کذب بیانی کا بہتان

"حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا۔ کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوۃ پر طعن کا موجب نہیں ہے"۔ ماخوذ از ترجمان القرآن

[illegible]

سیاق و سباق سے مودودیوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہئے۔

اگر دس سیر دودھ کسی کھلے موںہہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے۔ اور اس دیگچے کے موںہہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیونگا کیونکہ سب حرام ہوگیا ہے۔ پلانے والا کہے۔ کہ بھائی دس سیر دودھ [illegible] ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا۔ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہوگیا ہے۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے۔ اس کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں۔ مگر جب تک مودودی صاحب اس نعرہ سے توبہ کرکے اعلان نہیں

کریں گے۔ مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔

پھر مودودی صاحب کے حمایتی کہتے ہیں۔ کہ معترضین مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے چن چن کر قابل گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حمایتیوں سے پوچھتا ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام محدثین تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل لکھ کر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ایسا نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا راستہ مودودی صاحب ہی کا گھڑا ہوا ہے

اللہ والوں کا طریقہ

تحریک مودودیت کے جان نثارو۔ اللہ والوں کا طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

(۱۰)

مودودیت

کا

پول کھولنے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے متفقہ اور مسلمہ عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت (سوائے ان کے جن کی آنکھوں پر مودودیت کی پٹی باندھی جا چکی ہے) نہیں کرسکتا اب یہ کہنا۔ کہ مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھروالا ڈاکو سے مقابلہ کرکے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال اورجان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھروالا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

لہذا محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء

مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمۂ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدائے قدیر نے اُن کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ

ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے عشقی موت مرے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات اُن کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اس قدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزائی وقت پر انکار یا لغو تاویل سے کام لیتے تھے مسلمانوں کے نفع کے لئے مرزائی کفریات، توہین انبیاء علیہم السلام، دعویٰ نبوت و رسالت تشریعی و انکار حشر اجساد و دیگر ضروریات کو ایک جگہ جمع کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا

اس رسالہ کا نام

اشد العذاب علی مسیلمۃ البنجاب

اور لقب

دین مرزا کفر خالص

ہے

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر و اعتقاد مرزائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا گیا ہے ہر مسلمان اسکو اور دوسروں کو سنائے

مطبع مجتبائی جدید دہلی

میں طبع ہو کر

دار العلوم دیوبند سے شائع ہوا

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ اقوال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں انکا اقرار کرتے ہیں ان کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل ہے، تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ ہے۔ ایک جگہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی تغلیط کرتا ہے بیچارے عاجز ہیں۔ مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہتے، اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے، ابھی تک بفضلہ تعالیٰ مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ ان کے کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کرتے ہیں جس میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کیساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جبتک کوئی ایسی عبارت دکھا دیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے غلط بیان کرتے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہوگا یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں وغیرہ لکھا تھا اس سے توبہ کرکے مسلمان ہوتا ہوں۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل پڑھتے ہیں یہ مسلمان کیوں نہ ہوں گے۔ مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن معنی وہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں معنی ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کفر کی بنیاد ڈالی ہے۔ لہٰذا جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور ان کے اذناب کے چند اقوال لکھدئے ہیں ورنہ تتبع کیا جائے تو معلوم نہیں کس قدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج الی رحمۃ اللہ الغفار کے لئے اور جملہ اہل اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ بھی اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آگئے ہیں، اور مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سے مرزائیوں کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

قال اللہ تعالیٰ

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک

پ ۱۲ ع ۱۰

چوں آیت مذکورہ دال است بطریق قیاس، بر آنکہ بیان اخبار صلحاء سبب تقویت قلب است

قوت قلب اصل است و اساس، ایں رسالہ

قصص الاکابر

لخصص الاصاغر

ماخوذ از مواعظ و ملفوظات حکیم الامت و مجدد الملت جامع شریعت و طریقت حضرت [illegible]

شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

المکتبۃ الاشرفیۃ

جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور

نے عرض کیا فلسفے کار آمد چیز تو ضرور ہے فرمایا ہاں عمق نظر اور وقت نکر اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک طالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ فلسفہ دان کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت گنگوہی قدس سرہٗ نے دیوبند کے نصاب سے بعض کتب فلسفہ کو خارج فرمایا تو بعض طلبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے شکایت کرنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا ہرگز نہیں حضرت نے نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعتوں نے حرام کیا ہے ہم تو پڑھاتے ہیں اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ جیسے بخاری اور مسلم کے پڑھانے میں ہم کو ثواب ملتا ہے ایسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا۔ ہم اعانت فی الدین کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ رجلد ملفوظ ۵۱

(۴۶) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ فرمایا حضرت حکیم الامۃ نور اللہ مرقدہ نے ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں ہمارا تو مسلک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیئے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے نہ کہا تو کیا حرج ہوا اور اگر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال اس کے خلاف ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم تو قادیانیوں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہمیں کہتے تھے ہاں اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ یہ تو کفر صریح ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کر لیتے تھے گو وہ تاویلیں بعید ہی ہوتی تھیں۔ ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں اہل ہوا کافر نہیں ہاں ایک مسئلہ علم غیب ہمارے اور ان کے درمیان ایسا متنازع فیہ ہے کہ اس میں اثبات صفت باری تعالیٰ لغیرہ کے لئے لازم آتی ہے مگر ان کی تاویل قادیانیوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اور اب تو سُنا ہے کہ وہ علم غیب کو جناب

قسط نمبر ۲۳

قال اللہ تعالیٰ قولوا للناس حسناً الآیہ

چوں نفس مزید مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنہ تکلماً بالمطالعۃ
واستماعاً واشاعۃً بالالتزام در کراسہ

الافاضات الیومیہ

من

الافادات القومیہ

حصہ ہفتم کا جزو اوّل

کہ حصہ ایست از ملفوظات سراج الملۃ حکیم الامۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب
قدس اللہ سرہ مصداق لبدا نیحیین کلمات حسنہ بنا بر علیہ

احقر ظہور الحسن ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

اشاعت کرد

کیا معلوم نہ تھا کہ یہ عشاق کا میدان تھا۔ ایسے ویسے تو اس راہ میں یوں ہی اپنا سامنے کر رہ جاتے ہیں۔ جب ایک چرکہ بھی برداشت نہیں تو اس راہ میں تو ہزاروں تلواریں اور چھریاں اور اڑدے چلتے ہیں۔ اس وقت کیا کرو گے۔ اسیکو مولانا فرماتے ہیں ؎

تو بیک زخمے گریزانی ز عشق   تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق

در بہر زخمے تو پرکینہ شوی   پس کجا صیقل چو آئینہ شوی

ملفوظ ۲۱۱: فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں نے آپ کا بتلایا ہوا وظیفہ شروع کیا تھا ایک چلہ ختم ہو گیا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس سے کوئی پوچھے کہ بندہ خدا میں نے یہ کب دعویٰ کیا تھا کہ ضرور اثر ہو گا۔ فرمایا کہ میں جو مناسب سمجھوں گا دیتا ہوں ان سے یہ نفع ہے کہ [illegible] اب یہ جواب دے سکتا ہوں۔ پیر جہلاء نے لوگوں کے عقاید کا ناس کر دیا ہے۔ ان کی دکانداری ٹھیری اور لوگوں کا دین اور خراب برباد ہوا۔ ان کو تو اپنے نفع سے غرض۔ مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں۔ انہیں اپنے حلوے مانڈوں سے کام۔ ان جاہل پیروں اور فقیروں کی بدولت بڑی گمراہی پھیلی۔ اللہ بچائے جہل اور بدفہمی سے۔

ملفوظ ۲۱۲: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا ہماری طرف سے تو کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کچھ آمادہ نہ ہو سکا) ہم سے کیا کہتے ہو۔ آجکل طبائع میں ایک خاص بات یہ بھی پیدا ہو گئی ہے

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے قلم سے

المُہَنَّد علی المُفَنَّد

معروف بہ

اَلتَّصْدِیْقَاتُ لِدَفْعِ التَّلْبِیْسَاتِ

تسمیۂ مترجم

مَاضِی الشَّفْرَتَیْنِ عَلٰی خَادِعِ اَہْلِ الْحَرَمَیْنِ

جس سے جماعت صحیح دیوبند کے عقائد خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی تصدیق
ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ
مکتبہ حنفیہ — جامع مسجد گنبد والی جہلم
زیر نگرانی : حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

النجدی یستحل دماء المسلمین واموالھم واعراضھم وکان ینسب الناس کلھم الی الشرک ویسب السلف فکیف ترون ذلک وھل تجوزون تکفیر السلف والمسلمین واھل القبلۃ ام کیف مشربکم۔

کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے؟

الجواب

الحکم عندنا فیھم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج ھم قوم لھم منعۃ خرجوا علیہ بتاویل یرون انہ علی باطل کفر او معصیۃ توجب قتالہ بتاویلھم یستحلون دماءنا و اموالنا ویسبون نساءنا الی ان قال وحکمھم حکم البغاۃ ثم قال وانما لم نکفرھم لکونہ عن تاویل وان کان باطلا۔ وقال الشامی فی حاشیتہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اھل

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں "ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم ثم اقول ليس هو ولا احد من اتباعه وشيعته من مشائخنا في سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحديث والتفسير والتصوف واما استحلال دماء المسلمين واموالهم و اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون من غير تاويل فكفر وخروج عن الاسلام وان كان بتاويل لا يسوغ في الشرع ففسق واما ان كان بحق فجائز بل واجب واما تكفير السلف من المسلمين فحاشا ان نكفر احداً منهم بل هو عندنا رفض وابتداع في الدين وتكفير اهل القبلة من المبتدعين فلا نكفرهم ما لم ينكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ۔

عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ میں نہیں، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں، نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جانُ مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۵۵ھ

[illegible]

۱۹۳۶ء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.islamiurdubook.blogspot.com

ارشاد فرمایا انک میت اور سوا آپ کے اوروں کو بھی جدا ارشاد فرمایا انہم میتون اور مثل جملہ لاحقہ ثم انکم یوم القیمۃ
عند ربکم تختصمون سب کو شامل کر کے یوں ارشاد فرمایا کہ انکم میتون بالجملہ جیسے حیات نبوی صلعم اور حیات مومنین
امت میں فرق ہے چنانچہ اس کے اثبات کے لئے تقریر زبانی اور تحریر شافی کافی اوراق گذشتہ میں گذر چکی ہے ایسے ہی
موت نبوی صلعم اور موت مومنین میں بھی فرق ہے اور بوجہ فرق بین الموتین وہی فرق بین الحیاتین ہو اور اسی
بنا پر لازم ہے کہ نوم نبوی صلعم اور نوم مومنین میں فرق ہو اس لئے کہ النوم اخو الموت چنانچہ خداوند کریم نے
بھی اپنے کلام پاک میں موت اور نوم دونوں کو ایک سلک میں کھینچا ہے اور ایک ذیل میں داخل کیا ہے فرماتے
ہیں اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا جب دونوں کی حقیقت توفی اور امساک ہوئی چنانچہ
ارسال کا تقدم امساک پر دال ہے جیسے موت تقدم حیات پر دلالت کرتی ہے تو پھر جو حال وقت امساک موت
ہوگا وہی حال وقت امساک نوم ہوگا جس کی موت کے وقت استتار حیات ہوگا اس کی نوم کے وقت بھی
استتار ہی ہوگا فرق ہو تو شدت استتار و ضعف استتار ہو یا یوں کہئے کہ موت میں ستر قوی اور کثیف
ہو اور نوم میں ستر ضعیف و لطیف ہو اور جہاں وقت موت انقطاع حیات ہو وہاں وقت نوم بھی انقطاع
حیات ہو فرق ہو تو یہ ہو کہ موت میں انقطاع تام ہو اور نوم میں انقطاع ناقص ہو اور اس وجہ اتصال کل
خود باقی رہے بالجملہ رسول اللہ صلعم کے نوم میں بھی استتار حیات ہی ہوگا اور اس صورت میں حسب قاعدہ
سابق وقت استتار حیات میں اور قوت آ جائے اور خواب میں اور وہی بیداری میں کچھ فرق نہ ہو چنانچہ
آنحضرت صلعم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں تنام عینای ولا ینام قلبی او کما قال لیکن
اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہئے اسلئے کہ جیسے رسول اللہ صلعم بوجہ منشائیت ارواح
مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ
منشئیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات
قابل انفکاک نہ ہوگی اور موت و نوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد
جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے اپنے نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ
صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنے بشہادت احادیث وہ بھی یوں ہی کہتا تھا کہ تنام عینای ولا ینام قلبی
اور اس وجہ سے خیال نہ کیجئے کہ دجال کا منشاء ارواح کفار ہونا اور پھر اس کے ساتھ ابن صیاد ہی
کا دجال ہونا زیادہ تر صحیح ہو جاتا ہے اور اس کی تحقیق کا گو کوئی موقع نہ تھا مگر بن آیا ہے سامنے مضمون اس بنا پر

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولینا محمد قاسم صاحب نانوتوی
مزیل التباس در دفع اثر ابن عباس رضی ہے

تحذیر الناس

۳۵۵ھ

باہتمام

احقر محمد علی مالک کتبخانہ امدادیہ دیوبند نے

بجبی جید برقی پریس دہلی سے طبع کرا کر

کتبخانہ امدادیہ دیوبند سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی علیہ نے بھی کی تھی دربارۂ قول ابن عباسؓ جو درمنثور وغیرہ میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسیٰکم ونبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقے میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں کیونکہ اولاد آدم جس کا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم میں ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہو سکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں بس علمائے شرع سے استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو محتمل ہیں یا نہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت و جماعت سے ہوگا یا نہیں بینوا توجروا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین صلعم[1]

[1] یعنی آیۂ کریمہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اول اس کے معنی کہنے چاہئیں ۱۲

کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اور جملہ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا ہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہ ہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض

ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہرطور آپ پر ختم ہوگا اور کیوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب علم ممکن البشر ہی ختم ہو لیا تو پھر سلسلہ علم و عمل کیا چلے غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مگر جیسے اطلاق خاتم النبیین اس بات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہئے اسی طرح اطلاق لفظ مثلھن جو آیہ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن ...... میں واقع ہے اس بات کو مقتضی ہے کہ سوا تباین ذاتی ارض و سما جو لفظ سموات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استثناء ہے اور نیز علاوہ اس تباین کے جو بوجہ اختلاف لوازم ذاتی [illegible] السماء والارض متحقق اور بالالتزام سمجھتے ہیں کچھ نہ کچھ تو بین السماء والارض مماثلت ہونی چاہیے سو اس میں سے مماثلت فی العدد اور مماثلت فی البعد اور فوق و تحت ہونے میں مماثلت تو اسی حدیث مرفوع سے معلوم ہوتی ہے جس سے تحقق سبع ارضین معلوم ہوا ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے بحوالہ امام ترمذی اور امام احمد باب بدء الخلق میں اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی میں کتاب التفسیر میں سورۂ حدید کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔ وعن ابی ہریرۃ قال بینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیھم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذہ العنان ھذہ روایا الارض یسوقہا اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ھل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ھل تدرون ما بینکم وبینھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینھا خمسمائۃ عام ثم قال ھل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماءان بعد ما بینھما خمسمائۃ سنۃ ثم قال کذلک حتی عد سبع سموات ما بین کل سمائین ما بین السماء والارض ثم قال ھل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السمائین ثم قال ھل

اب اتنا ہی اقرار کریں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انکار میں تو تکذیب رسول اللہ ﷺ کا کھٹکا بھی تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اور بہتیرے سیکڑوں اور تسلیم کیجیے تو میں تو مسرور ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا۔ اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی تو نہیں سو جب انکار اثر مذکور باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت ہے تو اقرار اعداد زائدہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ بریں برتقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور میں قدر نبوی ﷺ کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو یہ لازم ہے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر یہ صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں [illegible] کے خاتم ﷺ کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونوں مثبت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب مزعوم منکران اثر اس اثر میں کوئی علت قادحہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت قادحہ خفیہ قادح فی الصحۃ نہیں دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جز خاتم النبیین ہے اور علت تھی تو یہی تھی اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے سات کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وہ شذوذ ہے مگر جب تک

الحمد للہ کہ بتسلیم رسوم القیم ہو

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باہتمام خاص اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور میں طبع کرایا

بدون خاصیت دلیل جائز نہیں۔ فافہم و لا تنسل واللہ اعلم فقط

جواب سوال سوم ۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور ولو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی و امتی و ربی کہنے سے نہی۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق و رازق وغیرہ بتاویل اسناد الی السبب بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی عالم الغیب بالمعنی الثانی یعنی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں نعوذ باللہ منہ، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بیہودہ مصطلحیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ منجملہ ہیں خود قرآن مجید کی آیت

[illegible]

فصل ۔۔۔ صحیفہ شہریہ ملقب بہ

الامداد

مشتمل بر شعب غیبیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاویٰ فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاویٰ فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدة

تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ بالسلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ

ملفوظات و خبریات فی الفوائد المتفرقہ [illegible] حضرت حاجی امداد اللہ

جلد (۳)	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری	عدد (۸)

حسب ارادۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ حمیت شرعیہ سے بس خواب میں
ایسے عادیوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو متمم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے ۱۲ اسلام

۲۰ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال۔ اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اس لئے
کہ ہمارے یہاں کا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس
سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں
ان کو بلاوجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک
ہیں اگر مولانا صاحبان اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو
تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ
رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور و تحفۂ جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ
اور بھی چند تصانیف نظر سے گذری ہیں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی اثنائے
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری
آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالب علم
نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دئے الحمدللہ جو لطف ان سے اٹھایا بیان سے باہر ہے
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا
ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو
دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب مخدوم و مطاع مولانا عم فیضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرامت نامہ وارد ہوکر باعث افتخار ہوا اپنا پیر حضرت حاجی صاحب قبلہ عالم ظلہ العالی کا اجازت یافتہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا ارقام ہے اس میں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل عقیدہ و دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

صراطِ مستقیم

فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت سید احمد شہید بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۲۱۱ھ ـــــــ ۱۲۴۶ھ

جمع و ترتیب

- سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ

م ـــ ۱۲۴۶ ہجری

- مولانا عبد الحئی بڈھانوی علیہ الرحمۃ

م ـــ ۱۲۴۳ ہجری

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور ۲

www.islamiurdubook.blogspot.com

مخل نمی شد بلکه از تتمهٔ مکملات نماز میگردید زیرا که آن نیز از جملهٔ مهمات حضرت حق در دل ایشان بود بخلاف کسی که خود متوجه بتدبیر امری از امور دنیویه یا دینیه شود هر چند که آن مقام منکشف میشود میداند که بمقتضای ظلمات بعضها فوق بعض از وسوسهٔ زنا خیال مجامعت زوجهٔ خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خود است که خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان میچسپد بخلاف خیال گاو و خر که نه آن قدر چسپیدگی می بود و نه تعظیم بلکه مهان و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظور بیان تفاوت مراتب وساوس است ان شاء الله تعالی باید که آگاه شده هیچ عاقل از قصد حضوری حق بتوهم وسواس باز نگردد و غرض درین مقام علاج این مخل است بر وضعیکه فهم هر کس تا آن رسد پس اگر وسوسهٔ قبیل قبیح ترین وساوس دیده شود خود با التجای تمام عاجزانه هر چند هر خیر نیز بفضل الهی است لیکن در بعض چیزها اسباب ظاهری چندان دخل ندارد و حصول آن محض بفضل الهی است و بس از همین قبیل است دفع این وساوس و بخدمت شیخ خود عرض نماید زیرا که مرشد از روی امانت این کار است بتدبیری [illegible] شیطان [illegible] مذکور است پس علاجش آن است که اگر مشغله در فرض نماز پیش آمده بعد از فراغ از فرض و سنت در خلوت تنهائی بجه جدا یکه وسوسهٔ مجرده شانزده رکعت بخواند اگر در تمام رکعات خیالات مستغرق نمانده بود و اگر در تمام رکعات خیالات نمانده بعض بحضور و خالی از خیالات گزرانیده و بعض آن ملوث بآلودگی خیالات گشته پس مقابل هر رکعات که در آن وسوسه شده چهار رکعت مقرره نموده بحساب آن بگزارد و تدارک نماز عصر بعد مغرب کند و تدارک مغرب بعد آن و علی هذا القیاس عشا و تدارک فجر بعد طلوع آفتاب کند تا نفل ناشروع نشود و چون این کار بر نفس شاق است البته از آن باز خواهد آمد و خود را باز خواهد داشت چونکه نفس در کار حق بر آید شکر الهی بسیار بجا آورد و مدارات نفس مکافات آن بتفریح و آرام دادن و خواهش او بموجب شرع بوی رسانیدن بعمل آرد و اگر تهجد از ملتزم آن بسبب تسویل نفسانی یا شیطانی قضا شود صباح آن روزه دارد و اگر در روزه مخل از مخلات شرعیه نفس و شیطان بسوی کار آرند بتغییر آن شب بیداری همه شب یا آن روزه پیوسته است همانا شیطان چون این تاخر خود مایوس میشود نفس را شریک غم دمی سازد و تا مدتهای دیگر بر آید تنبیه تا دیب نفس و شیطان بهر دو از شرارت باز می مانند بلکه

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

اے لوگو یقین آچکی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلی کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات

دافع اوہام و ظلمات مجلّی نجوم لامعہ موشّی بدلائل نافعہ اعنی

البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ

[illegible] الرحمن

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء
الکاملین جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ
حسب فرمائش مولوی محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب بہ بناشد درس مظاہر علوم سہارنپور

در مطبع بلالی ساڈھورہ مطبوع شد

درود اس امام رسل ہادی سبل کی روح پر فتوح پر جسکے فیض تعلیم و ہدایت سے ہر زندہ دل اپنے مردگان فناک کی
ارواح کو فاتحہ و درود سے راحت رسان ہے۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین
آمنوا ربنا انک رؤف رحیم اما بعد اہل اسلام کو اپنی اس حالت نازک پر رونا چاہیے کہ اسلام ایک گل پژمردہ کی طرح سموم
اختلافات بیجا سے آناً فاناً کملایا جاتا ہے اور عناد و فساد ایک تند باد شدید طغیانی کی طرح ہر طرف سے اوٹھا چلا آتا ہے نہ
زبان میں سچی نہ سینے صاف سیکڑوں مفسدی ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ جل شانہٗ ل ہے

دعوے چند جہلاء کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے کی ہے لہذا خوب
روشن ہو گیا اور مثل آفتاب نیمروز کے واضح ہوا کہ مؤلف اسکا مولوی عبد السمیع رامپوری ہے جو میرٹھ میں بمکان شیخ الٰہی بخش
مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل مبتدعین کی جمع کرکے یہ ملکہ واہیہ بہم پہونچایا اور باوجودیکہ خدمت جناب
مولنا احمد علی صاحب سہارنپوری محدث اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی اور
مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم میں یہ بضاعۃ مزجاۃ علم بے فہم کی حاصل کی تھی ان کو بھی مع دیگر علماء متقدمین و
متاخرین کے نشانہ سہم طعن و تشنیع بنایا۔ اسوجہ سے زیادہ تر موجب ملال و تعجب کا ہوا جو بحکم جہلاء ضلال اس کتاب پر ناز کر
رہے ہیں اور خود مؤلف بھی اس تار عنکبوت کو حصن حصین تصور کرتا ہے اسکی حقیقت جہل کو کشف کرنا ضرور ہوا تاکہ مؤلف کو بھی اپنے
علم و فہم کا واضح ہو جاوے [illegible] ہے۔ اور اس رد انوار
ساطعہ کا نام البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ رکھا گیا اور اس رد میں لفظ مؤلف سے مراد مولوی
عبد السمیع رامپوری ہوویگا اور مجیب سے وہ عالم کہ جسکے جواب پر مؤلف نے بحث شروع کی ہے اور اس جواب میں مقاصد مقتضیٰ
اس رسالہ کا ابطال اور حاصل مراد مؤلف کا قلع کیا گیا ہے اور اُسکے الفاظ و عبارات کی اغلاط اور ہفوات و خرافات کا جواب
اور سب و طعن کا انتقام اور جملہ جملہ کا افساد و ابطال بسبب خوف طوالت کے ترک کیا گیا ہے الا ماشاء اللہ تعالی پس بغور ملاحظہ
طلب ہے کہ مؤلف کے جملہ مطالب کو نیست و نابود اور جمیع قبائح و مفاسد کو باختصار تمام معائن و مشہور بادنیٰ تامل کر دیا
گیا ہے کہ تھوڑی فہم والا بھی اس تالیف و مؤلف کی قدر پر مطلع ہو جاویگا واللہ ولی التوفیق و علیہ الاعتماد و بیدہ ازمۃ الحق
والتحقیق۔ قولہ۔ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جناب باری عز اسمہ الخ اقول امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا
بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں چنانچہ رد مختار میں ہے بل یجوز الخلف فی الوعید
فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جود وکرم الخ ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے
پس اسپر طعن کرنا مؤلف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اسپر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے ہاں حق تعالی کو اپنی مخلوق کی مثل
پیدا کرنے پر قادر نہ جاننا آج تک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا جیسا اس سیزدہم صدی کے مبتدعین نے کہا اور عجز قادر مطلق کے مقر
ہوے اور ان اللہ علی کل شئ قدیر کے خلاف عقیدہ ٹھیرایا اسپر مؤلف کو افسوس اور حیرت نہ ہوئی کیسی یہ ماجرا لائق دید ہے کہ تمام

وہ جائز نہ ہو ورنہ ناجائز یہ بات ہرگز محققین کامل کے نزدیک مسلم نہیں ناشیح ہو کر یہاں تک اس فتوی انکاری کی شرح کی گئی اب اُسی کے جوابات جو مفتی صاحب نے لکھے ہیں اس کی توضیح کرتا ہوں نور دوم میں چند لمعے ہیں لمعہ اولیٰ نقل جواب واضح ہو کہ اس سوال کا جواب اول دہلی میں لکھوایا گیا پھر اصحاب دیوبند نے اس پر مہریں لگائیں وہ یہ ہے جواب فتوی انکاری انعقاد مجلس میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلعم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے و علیٰ ہذا القیاس بعد عیدین وغیرہ مصافحہ و پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ مروجہ بالفعل شعار ہو گیا ہے البتہ بغیر تخصیص ان امور مروجہ و سوال کے ایصال ثواب فقراء کو دیکر ثواب پہنچانا اور دعا و استغفار کرنا میت کو مفید منفعت ہے اور ایسا ہی حال دہم سوم و چہلم وغیرہ و ہر چہار شنبہ آخر و اور شب برات وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے ظاہر ہے کہ بدعات مخترعات ناپسند شرع ہیں انتہی حرفاً حرفاً۔ اب مولف رسالہ ہذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر بھروسہ کر کے بیان کرتا ہے ان امور ناصواب کو جو اس جواب میں سب ہو گئی اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی مہر ہے اول خلیفہ اسد شریف حسین یہ صاحب دہلی میں غیر مقلد ہیں سب لوگ جانتے ہیں انکا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس فتوی میں انکے تابع ہو گئے مدرسہ دیوبند کے طلبا اور مدرسین کی پانچ مہریں اور چند دستخط ایسے ویسے ہیں کہ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہے ہو ہذا مسئلہ جواب صحیح محسن علی عفی عنہ سبحان اللہ جناب مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہے اور فصاحت و بلاغت تذکروں میں لکھنے کے لائق ہے فقط [illegible] سوال کی عبارت کا بیان تماشے ہیں غیر مقلدوں صاحبوں میں کسی سے کچھ تعارض نہیں سوا مولوی محمد یعقوب صاحب کے اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں

اول سے لمعہ نور اول کو ظلمات کثیرہ سے کہ ظلمات جہل پر لمعہ کے واضح کرکے انکی ظلمات اصلیہ کو واضح طور پر نمایاں کیا جاتا ہے کہا یا قولہ۔ نور دوم لمعہ اقول اس میں مولف نے جواب بعینہ نقل کیا ہے بوجہ انکے کچھ اپنے علم کے فخریہ کلمات لکھے ہیں کہ انکے جواب کی ضرورت نہیں علم مولف کا تو نور اول ہی میں خوب منور ہو چکا قولہ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہے الخ اقول محسن علی نام کوئی مدرس مدرسہ دیوبند میں نہیں ہیں نہ ہوئے نہ مدرسہ کے آج تک کی کیفیات موجود ہیں دیکھ لو مولف کا اگر دیوبند کے مدرسہ پر طعن کرنا مقصود ہے تو اسی طرح طعن کرے کہ جس کا کچھ ٹھکانا ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان بعض الظن اثم پھر خود وہ محسن علی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرار دیکر محض اپنی طرف سے یہ گفتگو کرنا خلاف کے ہوا اور جو قابل مدرسہ کی غرض مولف کی ہے تو لیجئے وہی مطاعن سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم ہوا اگر کچھ فہم خدا داد مولف کو ہے تو دیکھ لے اور دیکھے اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ خدا کے نزدیک زیادہ ہو گا۔

اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت میت کے سرہانے جاتا ہو مومن کے ہوں یا کافر کے جیسا کہ حدیث طویل براء سے ہے اور قاضی ثناء اللہ نے
تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو جو طبرانی اور ابن مندہ سے خزرج سے روایت کی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف مجھکو جو ہر روز پانچ مرتبہ نہ دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر نہیں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک
فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے درمختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا
آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے جیسا کہ فرشتے نے بیان کیا ہے
اسکے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیرہ ذلک یعنے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دی ہے جس طرح
ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے جانتے کہ اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال لیجئے کوئی آدمی مشرق سے مغرب
تک آبادی دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جاویگا چاند کو موجود پاویگا اور سورج کو بھی پاویگا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک
سورج سب جگہ موجود ہے تو اسے کیا کہا جاوے گا کہ وہ کافر ہو جائے گا نہ شرک ہے کہ ہر جگہ موجود ہے کما ہو ظاہر تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے اور نہ وہ مسلمان کی

پیدا ہونے سے پہلے کتاب لکھا گیا کہ وہ اس ہیئت سے سنت نبویہ بنایا اور ملک الموت و شیطان کو یہ وسعت علم دی اسکا حال مشاہدہ اور
نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا [illegible] تو اس سے محض قیاس ہے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام
نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں
مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اسکو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد
عقیدہ خلق کا اگر اس سے کیا چاہے تو کب قابل التفات ہوگا۔ دوسرے کسی قرآن و حدیث کے خلاف ثابت ہو چکا ہے اس کا خلاف کس طرح ہو
سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق
روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب میں لکھا گیا ہے اگر فضیلت ہی
موجب علم کی ہو تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب امور میں بسبب افضلیت کے شیطان
سے زیادہ نہیں تو اس کی بنا پر تو علم غیب ہر عام خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے
فروتر و جاہل ہوا اور گواہ ہو شیطان ہوگا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی لا ادری بات منہ سے
نکالی اس قدر دور از علم و عقل بات کہہ ڈالی الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص

قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف منطق
پڑھکر مؤلف یاد کرکے بے تمیزی عقیدہ کی اختیار کی مگر فہم سے شاید اللہ خوب بہت دور ہے خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے کہ اس کا علم
ذاتی حقیقی ہے کہ جسکا لازم احاطہ کل شی کا ہو اور تمام مخلوق کو جو عطائی قلیل کسی قدر عطا کیا حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے پس

پس اسی طرح ہو کہ جیسے سورج سب جگہ موجود ہو کر وہ چوتھے آسمان پر ہے ویسا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان پر علیین میں ہیں اور ہر جگہ موجود ہیں گو وہاں آنکھ سے
نظر مبارک کل زمین پر ہو اور جن کے چند مواضع و مقامات پر جلنے اور شیخ نور فیضان محمدی ہے کل مجالس میلاد کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس کے محیط
کیا محال اور کیا عجیب ہے علامہ زرقانی نے مواہب لدنیہ کی شرح میں مواہب لدنیہ کی فصل زیارت قبر شریف میں نقل کیا ہے کہ الشیخ و سلطانہ
ذو بیانہ شئے جلالہ و مشاہدہ کان انما من حیث انکشف لرائیہ و ہی مثل ہی سلک یہ فرماتا اب یعنی جس طرح سورج آسمان کے
چوتھے پر ہے اور روشنی اس کی پھیل ہوئی ہے مشرق سے مغرب تک اور جب بیچ پانی کا ہو جاتا ہے تو اس کو دیکھے اسی جگہ ہے اگرچہ نہیں
تو پہنچنے کا معنی کلام میں فرق یہ ہے کہ سورج اور چاند کے دیکھنے کی نمود تمام سفلی کون گی ہو اسکے ذریعہ سے جتنا آدمی دیکھ سکتا
ہے کہ چاند ہر جگہ موجود ہو اور ماہ وسنا دوں کو لگا کہ چاند نہیں ہے اور اس بات میں تاج سورج بنوئی کا دیکھنا موقوف ہوا تعالیٰ کی عنایت پر
آنکھ کا علم باطنی کھولے اور پردہ اٹھائے ہر جگہ انسان جلوہ محمدی دیکھ سکتا ہو امام غزالی نے [illegible] میں لکھا ہے قد طلبنا من ابی الحسن
الشاذلی وتلمیذہ ابی العباس المرسی وغیرہما انہم کانوا [illegible] ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طرفۃ عین ما عدانا انفسنا
من جملۃ المسلمین دیکھئے ابو الحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل بھی آنکھ جھپکنے کی برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے چھپ
جاویں تو ہم اپنے تئیں مسلمان نہ جانیں انتہی سب دیکھئے یہ اولیاء اللہ حنفی صاحبان مانعین عقیدت کے نزدیک کس فتوی کے مستحق ہیں
واقع ہونگے اور جو مسلمان انبیاء علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہونا ہے بیان کیا تفسیر عزیزی کے بیان [illegible] میں لکھے لیکن
بار [illegible] سب کو اسلام [illegible]
آنحضرت جسم مبارک کا مدینہ منورہ میں ہے زرقانی نے لکھا ہے اللہم بالرفیق الاعلی [illegible] علیہ السلام من جملہ علیہ اس مقام کی تحقیق
اس سے مقام اثبات مولود شریف میں بیان کرینگے اب غور کرنا چاہئے جب بلانا سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ شیطان موجود ہوا اور
ملک الموت ہر جگہ موجود ہو تو صفت خدا کی کہاں ہوئی اور نہ شاید کہ صاحب محفل میلاد روح مبارک کی ہر جگہ پاک وناپاک مجالس [illegible] میں حاضر ہونا
اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان
امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ چنانچہ [illegible] جبرئیل اور [illegible] سے مسئلہ اثبات میں [illegible] کہ شاید علم کا بھی ہوگا
ہو نہیں الغرض یہ تحقیق وہی مولف کی [illegible] ہے شاید شرک میں مبتلا ہو مگر ایک عالم کا [illegible] جو حکایات دیا
اس کی مولف نے صحیح ہیں تو اول تو یہ حکایات ثبت شریعت کی نہیں خصوصاً باب عقائد میں پس ان حکایات کو قبول کرکے
نصوص کا رد کرنا کہاں سے بھی شروع نہیں [illegible] کے جواب میں [illegible] کہ حق تعالیٰ نے کشف کر دیا تو اس وقت علم
حاصل ہو گیا اگر آپ فخر عالم علیہ السلام کو بھی [illegible] زیادہ علماء [illegible] ثبوت فعل [illegible] کا اعتقاد کیا ہو کس [illegible] عقیدہ کیا
جاوے اور مجلس [illegible] خطاب [illegible] کیا جاوے اس [illegible] محض [illegible] ہے تو کام نہیں چلتا بلکہ افضل ہونیکا ثبوت ہو جانا نص سے واجب ہے
مگر سو علم [illegible] مولف کا قول [illegible] نہیں [illegible] اور بحث [illegible] کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کرکے عقیدہ کرے جیسا جہلا کا یہ عقیدہ
ہے مگر یہ جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دیکر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں۔

تحریر براہین قاطعہ

فاروقی عفا اللہ عنہ بخدمت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیۃ الاسلام آنکہ آپکا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا بوجہ بعض عوارض کے فوراً تحریر جواب نہ ہوا مگر بغرض جلد اور توضیح مطلب براہین کا عبارت منقولہ کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچا دے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

جواب اوّل واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنے آپنے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف نص صریح ۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا ۔ وان اللہ لا یخلف المیعاد ۔ وغیرہ آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہر شائبہ نقص کذب وغیرہ سے ۔ رہا اختلاف علماء کا جو درباره وقوع وعدم وقوع خلاف وعید ہے جسکو مؤلف براہین کا محشی تحریر کیا ہے وہ اصل کذب نہیں بلکہ صورت کذب ہے اسکی تحقیق اپنے محل پر ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرة باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ و وعید فرمایا ہے اسکے خلاف پر بھی قادر ہے اگرچہ وقوع اسکا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شئے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اسکو استحالہ لاحق ہوا ہو چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیہ کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرة باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات اکثر وقوع کذب پر متفرع کئے گئے تھے وہ مندفع ہوگئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اسکی حقیقت کے ادراک سے اکثر اہل زمان قاصر ہیں آیات واحادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک مثال قرآن وحدیث کی بھی لکھی جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا الآیۃ اور دوسری جگہ فرمایا ۔ وما کان اللہ لیعذبہم [illegible]

[illegible]

[illegible] خلاف کذب نہیں [illegible]

[illegible] خلاف کذب ہے اسلئے [illegible]

[illegible] داخل ہونا یعنی امکان کذب کے یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کذب پر قادر ہے مگر وقوع اسکا محال ہوگا۔

کہ جیسے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل محال ہے یعنی ممکن ہے یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے کہ آپ کا مثل پیدا کرے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تحریر میں [illegible] قدرت میں داخل ہے [illegible] مگر وقوع کذب [illegible] کے وقوع کا کوئی قائل نہیں ہوگا وقوع کذب باری تعالیٰ [illegible]

مولوی صاحب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیہ کرام کا مذہب امکان کذب یعنی دخول تحت قدرة تحریر فرمایا تو آپ [illegible] کے جو مسئلہ قدرة خلف وعید کی نفی کرنے لگے [illegible] اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے تمہارے اوپر عذاب بھیجنے پر اور آیت ثانیہ کا حاصل یہ ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں عذاب نہ آنے کا [illegible] وعدہ کی وجہ سے [illegible] عذاب [illegible] قدرت الٰہی میں داخل ہونا معلوم ہوا [illegible]

و آنچه بجانب پس بود می دید و در روایت است که گفت نظر آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم ملاحظه بود یعنی نظر کردن بگوشهٔ
چشم که در جانب صدغ است آنکه وی جانب بینی است و از روی دلال می نگریستند و این از غایت حیا و وقار بود و چون التفات
می کرد می گریست بجمیع بدن و همه تن می گشت و در دیدن حضرت شیخ التفاتی می نمود که از عادت متکبران است
و نظر وی در پیش روی و پس پشت یکسان بود و در احادیث صحیح آمده است که بعضی بیان می گفت حقیقت کنید
و چنانکه من می بینم شما را از پیش پس یکسان و بعضی بیان نمی کنند و در دیدن حقیقت این رؤیت اختلاف کرده اند
و حقیقت تمام احوال شریف آن حضرت صلی الله علیه و سلم این چنین است که کنه آن نتوان رسید و عقول را آن بجز
تاویل خطابات است و آنچه بقیاس عقل و نظر علم چیزی گفت بدین تفصیل است که این رؤیت بصری است و بعضی
و به تقدیر خصوص است بحال صلوٰة که محل انکشاف تام موجب مزید نور است یا عام است تا شامل احوال و اوقات
او و اگر رؤیت بصری است بعین چشم است که در سر است یا پرورد گار تعالی قادر است که قوت بصر در هر جزو از بدن پیدا
آرد و ابصار آن حضرت بطریق اعجاز و خارق عادت شریفه بود و بعضی گفته اند که در میان کتفین آن حضرت دو چشم بود مانند سوراخ
سوزن که ابصار می کرد بآن و هیچ پوشیده از جامه ها یا غیر آن مانع نمی شد و حایل نمی گشت چنانچه در آئینه پس را ظاهر
می کرد و مثل شما ... در جهت ... است
اینکه چنین چیزی ثابت نشده است و اگر رؤیت علمی مراد است پس آن علم است بطریق وحی یا الهام و کشف و الهام گفته
اند و صواب آنست که چنانکه قلب شریف آن حضرت صلی الله علیه و سلم احاطه و سعی مدرکات و علم معقولات نموده بود همچنین
لطیف و انفس احاطه نموده بود ... بجمیع درجات علم و احاطه علم نه قیاسی گرداند و الله اعلم و این جا اشکال می آید
که در بعضی روایات آمده است که گفت آن حضرت صلی الله علیه و سلم که من بنده ام نمی دانم آنچه در پس این دیوار است
جوابش آنست که این سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نشده است و اگر باشد گفتیم که این انکشاف خصوص بحال نماز
است و اگر عام است موقوف است باعلام الٰهی و خلق او است علم او چنانچه در سایر غیبیات حقیقت الامر می کنند بیان حدیثی که
گمشدن ناقهٔ آن حضرت صلی الله علیه و سلم گم شد بعضی منافقان گفتند که خبر از آسمان می دهد
و نمی داند که ناقهٔ او کجاست چون این سخن منافقان بآن حضرت صلی الله علیه و سلم رسید گفت من بنده ام نمی دانم مگر آنچه
پروردگار من تعلیم کند و او مرا آگاهی داد و گفت که تحقیق ناقه در فلان وادی است و پروردگار تعالی مرا خبر داده است
چنین و چنین بند شده است مهار وی به درختی پس برفتند آنجا و یافتند و چون گفته بود و بود پس آن حضرت صلی الله علیه
و سلم نمی داند مگر آنچه می داناند وی را پروردگار چنانکه تعالی خواهد و حقیقت باشد پس در ... اشکال آنست شریف می صلی الله
علیه و سلم در حدیث معراج است که آن حضرت صلی الله علیه و سلم گفت که من نمی شنوم آنچه شما می شنوید و می بینم آنچه
شما نمی بینید ... بالا ... تا ... اند آنکه می گویند و ... است آسمان را

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

تصفیۃ العقائد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند
اور جناب سرسید احمد خان صاحب بانی علی گڑھ یونیورسٹی کی وہ مراسلت
جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے اہم موضوعات
پر ہوئی اسکے علاوہ مسئلہ تقلید۔ تراویح کی آٹھ رکعات و تخریج ضد پر سیر حاصل بحث

از حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

ناشر

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ۱

واقع کی طرف کھینچ لیجاتے ہیں پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب ہی سے محفوظ رہے ہوں ہم کو لازم پڑا کہ اس باب میں ایک تحقیق مختصر بقدر ضرورت لکھیں سو سنئے کہ بعض بعض افعال تو خیر باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر خیر کیلئے ہوتی ہے سو جیسے آگ احراق وحرارت کے لئے اور پانی رطوبت اور ترطیب کیلئے موضوع اور مخلوق ہوئے ہیں ایسے ہی نماز مثلاً تعظیم باری کیلئے موضوع ہوئی ہے جس کی خیریت میں پھر کچھ تامل نہیں اور جس میں اصلا شائبہ شر نہیں اور بعض افعال شر محض باین معنی ہوتے ہیں کہ اُن کی وضع کسی امر شر کیلئے ہوتی ہے سو جیسے قطع اعضا وتخریب بدن اور فساد جسم کے لئے موضوع ہے ایسی ہی ظلم وستم و آزار مردم اور زنا حد سے بیحیائی کے لئے موضوع ہے علیٰ ہذا القیاس اور افعال کو بھی سمجھئے مگر بعض افعال ایسے ہیں جن کی حد ذات اور مرتبہ حقیقت میں نہ کوئی خوبی ہوتی ہے نہ کوئی برائی تو یہ اگر نتیجہ حسن کے وسیلہ اور امر خیر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ محاسن سمجھے جاتے ہیں اور اگر کسی نتیجہ قبیح کے وسیلہ اور امر شر کے ذریعہ ہو جاتے ہیں تو منجملہ مساوی وذمائم شمار کیئے جاتے ہیں مثلاً رفتار ابصار استماع وغیرہ کہ فی حد ذاتہ نہ موجود حسن ہیں نہ قبیح البتہ اگر رفتار مسجد کیطرف ہے تو منجملہ طاعات سمجھی جائے گی اور اگر شراب خانہ یا بتکدہ یا چکلہ کیطرف ہے تو سیئات میں داخل ہو جائے گی اور اگر کہیں دونوں مجتمع ہو جائیں تو پھر غلبہ کا لحاظ کیا جائیگا مثلاً اجتماع رجال ونساء مساجد میں اگر موجب حصول برکات جماعت ومزید ثواب ہے تو اندیشہ فتنہ اور خوف تنبق خاطر کے بادیگرے نہی ساتھ ہی لگا ہوا ہے اس میں اگر مکان یا زمان میں جہت اولیٰ غالب ہوگی جیسے زمان برکت توامان حضرت نبی الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کمال زہد صحابہ وصحابیات وغلبۂ ایمان ابناء روزگار اندیشہ فساد اگر تھا تو موہوم تھا تو ایسی اوقات اور امکنہ میں اجازت ہوگی بلکہ داخل سلسلہ محاسن ہو جائیگا

ہوگا اور تیسری صورت میں غلبہ وقوت جہات متعارضہ پر نظر رکھنی چاہیئے اگر جہت منفعت غالب ہے تو منجملہ نافعات اور جہت مضرت غالب ہے تو منجملہ مضرات سمجھا جائے گا پھر اگر منفعت دینی ہے تو حسنات دینی میں شمار کیا جائے گا اور منفعت دنیوی ہے تو حسنات دنیوی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اطعام طعام یا تعلیم علوم دنیوی پر منفعت دنیوی اور راحت دنیوی متفرع ہوتی ہے اور تعلیم و تلقین علوم دین پر راحت دینی تو اول حسنات و احسانات دنیوی دوم حسنات و احسانات اُخروی میں اور تزکیہ و تہذیب قلب جو بغرض انبعاث محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے راحت اُخروی میں سے ہوں گے اور اس تفاوت کی وجہ سے اول کو ثانی سے کچھ نسبت نہ ہوگی مشروعیت قتال کفار اور اُس کا حسنات میں داخل ہو جانا اسی قسم میں سے ہے کیونکہ قتال مذکور و قطع عضو فاسد جس میں خیر خواہی بدن باقی ظاہر ہے [illegible] باقی [illegible] سمجھا گیا جب اس قدر آزار مقتولین دفع فساد کے لئے ثواب مستحسن ٹھہرا تو کذب صریح جس میں کفار کو دھوکا دینا مدنظر ہو بغرض دفع فساد و اعلاء کلمۃ اللہ کیونکر مستحسن نہ ہوگا اس کا آزار اُس آزار سے جس سے بڑھ کر کوئی آزار دنیاوی نہیں یعنی قتل کچھ نسبت نہیں رکھتا جب مرض مذکور پردہ جائز ہوا تو یہ کیونکر نہ ہوگا اور وہ حسنات میں سے ہوا تو یہ کیونکر نہ ہوگا یہ مسلّم کہ دفع فساد قتال مذکور سے حاصل ہوتا ہے اور کذب فی الحرب جو بطور خدیعہ کام آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ بغرض سہولت دفع فساد مطلوب ہے اس لئے تا مقدور کذب صریح جائز نہ ہوگا تعریضات سے کام لیا جائے گا بلکہ انبیاء کرام گر تعریضات کو بھی مکروہ سمجھیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کچھ عیب نہیں ہاں جس جگہ دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے تو پھر یہ تامل بیجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ معصوم [illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible] معصوم [illegible] خالی غلطی سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب مجموعہ لاجواب
تفسیر کلام مجید و شرح قرآن حکیم بطرز جدید و وجہ لطیف و انیق المسمّٰی

بُلغۃ الحیران
فی
ربطِ آیاتِ الفرقان

از زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین، رئیس الفقہاء، الصوفی الصافی مولانا حسین علی عفی عنہ النقشبندی
تلمیذ ارشد مولانا رشید احمد القطب الگنگوہی قدس سرہ و مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی مظاہر العلوم سہارنپور

مولوی حسین علی صاحب پبلشر نے حمایت اسلام پریس لاہور میں باہتمام شیخ حسن الدین پرنٹر چھپوا کر موضع واں بھچراں ضلع میانوالی سے شائع کیا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے علم غیب پر [illegible] کسی صورت [illegible] کوئی شخص پانی برسنے کی خبر دے تو [illegible] حنفیہ نے [illegible] قرار دیا ہے [illegible]

[illegible] اللہ علیہ وسلم کے غیب [illegible] کا قائل ہو [illegible]

سبحانہ وتعالیٰ [illegible] حاضر ناظر [illegible] بہرحال [illegible]

شرک [illegible] صفات حق جل جلالہ کی مخصوص ہیں [illegible]

[illegible] علم غیب [illegible] من یعتقد ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب [illegible] علم غیب صفت مختصہ

باللہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں [illegible] علم غیب اللہ تعالیٰ کی مخصوص

صفات [illegible] شرک [illegible] جب ہوتا ہے کہ یہ اعتقاد

[illegible]

[illegible] علیہ وسلم عالم الغیب کہنا کفر ہے [illegible]

[illegible]

کہ آپ [illegible] ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ [illegible] عقائد [illegible] وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولانا فاضل لاثانی یار محمد ملتانی

والشاہ احمد سعید اجازۃ والشاہ ابو سعید اجازۃ والشاہ عبد العزیز اجازۃ والشاہ ولی اللہ الدہلوی قال ولی اللہ الدہلوی قرأت القرآن
علی الشیخ محمد فاضل السندی قال قرأت علی الشیخ القراء عبد الخالق قال قرأت علی الشیخ البقری والبقری قرأ علی الشیخ عبد الرحمن الیمنی
قرأ علی والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی قرأ علی الشیخ ابی نصر الطبلاوی قرأ علی الشیخ الاسلام زکریا جماعۃ علی رضوان العقبی والرضوان
ابی نعیم العقبی قرأ علی شیخنا علی محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری صاحب کتاب النشر قال الجزری قرأت القرآن علی ابی
العباس احمد بن الحسین قال قرأت علی والدی قرأ علی ابی محمد القاسم قال قرأت علی احمد بن علی ومحمد بن سعید ومحمد بن ایوب
قال کل منہم قرأت علی علی بن محمد الخیاط قرأ علی سلیمان بن نجاح قال قرأت علی مؤلف التیسیر ابی عبد اللہ الدانی قرأ علی طاہر بن
غلبون قال علی ابی محمد المقری قرأ علی احمد بن سہیل قرأ علی عبید بن الصباح قرأ علی حفص قرأ علی عاصم واخذ عاصم القرآن عن عبید
بن حبیب وعن زر بن حبیش وابو عبید بن حبیب عن عثمان بن عفان وعلی ابن ابی طالب وابی بن کعب وزید بن ثابت
وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ زر عن عثمان بن عفان وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و
سائر اتباعہم اجمعین۔

مبشرات

رأیت سیدی محمد عثمان وعلامۃ تفسیر القرآن مستنیر الکریم فقلت انہ تفسیر جمیع القرآن قال نعم ورأیت انی الفت
التفسیر بین یدی رب تعالیٰ ورأیت انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخذنی فی حجرہ ووضع لسانہ المبارک فی فمی والقی لعابہ فی
فمی ورأیت ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامرنی بتصنیف تفسیر القرآن ورأیت ان اللہ ...... تبارک وتعالیٰ یقول
انی غفرت لک ولمن اتبعک ورأیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عانقنی ووضع یدہ فی معانقتہ علی الظہر ای الی
رأیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی ... یختم علیہ بیدہ المبارک وکان فیہ انکم لا ... بحرمت حضرت بیت اللہ
الحرام ثم جئت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فعانقنی صلی اللہ علیہ وسلم ... الا انت
ولا ... ورأیت انہ یسقط ما سکنت ... من السقوط ... فی ذلک الوقت ان المراد ... . [illegible]
قیل لی من یخالفک فی التوحید ... کذا ... عند مزار الامام الربانی فقال لی فی ... بیان مسئلۃ التوحید
اعلی درجۃ من ... رأیت الانبیاء علیہم من آدم الی نبینا صلی اللہ علیہم والسلام علیہم ینادون یا علی ... ان ... اللہ تعالیٰ
مستقدۃ ... [illegible]

تصحیح

[illegible] ... صحیح ... [illegible]
... جناب حافظ محمد صادق صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع ... لاہور۔

اہتمام یافت ھو اللہ المستعان

لف و النشر الرتیب مرتبط ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ تین فریق کا حال بتلایا گیا واسطے توطیہ تمہید کے اور واسطے بیان کرنے مباحث کے کہ آگے جو دعوی آتا ہے کون تسلیم کریں گے اور کون انکار کریں گے۔ اور یہی تین فریق سورت فاتحہ کے آخر میں ذکر کئے گئے تھے۔ اس جگہ ان کا حال بیان کرنے کے واسطے علی سبیل اللف والنشر الرتیب ان کا اعادہ کیا گیا ہے اور دونوں فریقوں کی مثالیں بیان کی گئیں علی سبیل اللف والنشر الرتیب۔ پھر منافقوں کی دونوں مثالوں پر وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ مرتب کیا گیا علی سبیل اللف والنشر الرتیب۔ اب یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ سے لے کر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تک دو امر بیان کئے بعد توطیہ تمہید کے ایک تو دعوی اصل اور اس کے واسطے دلائل عقلیہ اور دوسرا صداقت رسول صلعم۔ دعوی اصل اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ یعنی ایک اسی کی عبادت کرو۔ اور دلائل عقلیہ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ سے لے کر وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تک ہے کیونکہ علم اصول میں ثابت کیا گیا ہے کہ دعوی کے بعد متصل مع صلاحیت ہوئی ہے واسطے سابق کے۔ حاصل یہ ہے کہ تمہارا اور تمہارے آباء اجداد کا پیدا کرنے والا اور تربیت کنندہ وہی ہے۔ اور فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا سے نتیجہ نکالا گیا ہے۔ بعد دلائل بیان کرنے کے نتیجہ نکالنے کی وجہ یہ ہے کہ اعتراض پڑتا تھا۔ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ پر کہ ہم اللہ کی عبادت تو کرتے ہیں پھر یہ حکم کیوں دیا گیا۔ جواب یہ ہے کہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور غیر اللہ کی عبادت بھی کرتے تھے لہذا فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا تفسیر کی گئی ہے اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ کی واسطے دفع کرنے اس اعتراض کے۔ اور اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ سے لے کر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تک صداقت رسول بیان کی گئی ہے یعنی تم کو اس کتاب منزل علی الرسول میں کوئی شک ہو تو تم اپنے معبودوں کو جن کو حاضر ناظر جانتے ہو بلاؤ سب مل کر اس کتاب جیسی کوئی کتاب بنا لاؤ۔ تحقیق مقام بجائے تنویر ہے جو مضمون [illegible] اپنے انکار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت اور بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار عرب بلغاء کے نہیں آیا تھا۔ اور یہ کمال بھی نہیں ہے بلکہ کمال تو اس میں ہے کہ ایسے مضمون والی کتاب وحی نے ان خلاصوں میں امور ماضیہ کی خبر مطابق واقعہ کے ہو معنی یہ ہوا کہ اگر تم صادق ہو تو تم ایسے مضمون والی کتاب کوئی لے آؤ۔ پھر ایسا نہیں ہو سکتا ہے تو آؤ۔ اور فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا سے لے کر وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ تک تخویف بیان کی گئی نہ ماننے والوں کے واسطے۔ اور ماننے والوں کو بشارت دی گئی ہے۔ دعوی مع الدلائل اور صداقت رسول صلعم کا بیان ہو گیا ہے تخویف اور بشارت کے ساتھ۔ آگے دعوی کے متعلقات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً سے لے کر اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ تک دعوے کے متعلق کلام ہے یعنی کفار کے شبہ کا جواب دیا گیا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اس کتاب کے دعوے کو نہیں مانتے یہ منزل من اللہ نہیں ہے اس واسطے کہ اللہ کو مچھر جیسی اشیاء سے مثال بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہا گیا کہ یہ محض آزمائش ہے واسطے کفار اور مومنوں کے۔ معانی الفاظ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے ایسی بات بیان کرنے سے کہ حال ہونے مباحث کے کہ ایک اوپری بات ہے۔ [illegible] كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ سے لے کر وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تک متعلق دعوی اصل یعنی اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کے ہے یعنی کس حال سے اللہ کے انداد بناتے ہو۔ حالانکہ تمہاری حیثیت تمہارا وہی ہے اور خالق کل شیء و عالم کل شیء بھی

آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا سے لے کر وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تک یعنی اے بنی اسرائیل مومن کہلانے سے کوئی مومن نہیں بن سکتا بلکہ وہ ہے جو کوئی ایمان لائے یعنی اللہ کو واحد لاشریک سمجھے اور اسی کی عبادت کرے اور آخری نبی پر ایمان لائے۔ معانی الفاظ۔ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ یعنی ہم جنس اپنے کو۔ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا۔ باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھے اور بعض مفسرین کا قول ہے۔ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ یعنی عمل نہ کیا۔ **بیان فرع ثانی**۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ سے لے کر وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تک دوسرا فرع ہے اس میں پلیدیاں بنی اسرائیل موجودہ کے آباء اجداد کی بیان ہیں۔ پلیدی اول۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ سے لے کر مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ تک حاصل یہ ہے کہ تمہارے آباء اجداد نے احکام مان کر ان کی تعمیل کر لی تھی پھر انہوں نے اعراض کیا۔ حالانکہ تم معتدین فی السبت کا حال تو جانتے ہو کہ جو ہمارے حکم کے مخالف کرتا ہے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے اسی طرح تمہارے ساتھ بھی ہوگا (۲) وَاِذْ قَالَ سے لے کر وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ تک ہے حاصل یہ کہ تم کو یعنی تمہارے آباء اجداد کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا انہوں نے مخالفت کی پچیس برس کے بعد سوال کر کے گائے کو ذبح کیا۔ کذا فی المدارک (۳) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا سے لے کر وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تک ہے۔ حاصل یہ ہے کہ تمہارے آباء اجداد کو یہ معجزہ دکھایا گیا کہ مقتول کو ہاتھ اس کے وجود پر مار کر زندہ کر دیا گیا پھر بھی ان کے دل سخت ہو گئے۔

تحقیق امور ضروریہ۔ کُوْنُوْا قِرَدَةً۔ جمع قرد۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا پر اعتراض ہوتا ہے کہ پلیدیاں تو بنی اسرائیل موجودہ کے آباء اجداد کی بیان ہو رہی ہیں۔ لہذا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا میں بھی خطاب ان کو ہی ہوگا۔ حالانکہ معتدین فی السبت والا قصہ ان سے پہلے ہوا۔ الجواب [illegible] فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا پر اعتراض ہوتا ہے کہ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا سے مراد ما سابق ہوں تو صحیح نہیں بن سکتا۔ لہذا مراد اس سے تو لوگ حاضر اس زمانے والے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب نے مراد لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا سے قریب رہنے والے لئے ہیں اور مَا خَلْفَهَا سے مراد جو کہ دور رہنے والے تھے۔ فَجَعَلْنٰهَا میں ضمیر مؤنث کا مرجع مسخ کا قصہ ہے۔ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کا معنی یہ ہے۔ نعوذ باللہ اس سے کہ ہوں میں جاہلوں سے یعنی جاہلانہ کام کرنے والوں سے یعنی ٹھٹھا ان سے نہیں کرتے۔ لَا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ معانی الاعیبیہ ہے اصل کی۔ لَا شِيَةَ یعنی اس میں دوسرا رنگ نہ ہو۔ اب یہ جاننا چاہئے کہ ان کو گائے ذبح کرنے کا حکم کیوں ہوا تھا۔ الجواب مفسرین نے تو یہ لکھا ہے کہ انہوں نے نفس کو قتل کیا تھا اور قاتل معلوم نہ ہوا تھا۔ تو ان کو حکم کیا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس قتیل کو مارو تو وہ زندہ ہو جائے گا اور پھر اپنے قاتل کا نام بتائے گا۔ اس وقت بِبَعْضِهَا کی ضمیر بقرہ کی طرف راجع ہوگی۔ لیکن اصل میں یہ بات غلط ہے کیونکہ حکم ذبح اور ذبح کے درمیان پچیس برس کا فاصلہ لگا تھا تو وہ قتیل اتنی مدت کس طرح پڑا رہ سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو قصے مستقل ہیں اور ذبح بقرہ کی وجہ یہ تھی کہ ان کو گائے کی محبت بہت زیادہ تھی اور بقرہ کو معبود بنایا ہوا تھا۔ قال نسفی فی المدارک حکم اللہ تعالیٰ بذبح البقرۃ لیہون معبودہم عندہم اور فرعون بھی گائے کے بت بنانے ہوئے تھے۔ اور وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا علیحدہ قصہ ہے۔ اور بِبَعْضِهَا کی ضمیر راجع ہے نفس کی طرف بغیر مذکر، مؤنث دونوں راجع کرنے جائز ہیں

اب رہ گئے اللہ ولی الذین آمنوا اور اس کے ترتیب کے متعلق ارشادات گئے۔ اول قصہ او کالذی مر علی قریۃ سے لے کر واعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر تک۔ حاصل یہ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو کس طرح ہدایت کرتا ہے۔ باقی اس قصہ میں اختلاف ہے آیا کوئی تھا یا عزیر نے کا واقعہ لیکن سیاق قرآن کے مخالف ہے۔ اور بعض نے عزیر علیہ السلام کہا ہے۔ اور دوسرا قصہ واذ قال ابراہیم سے لے کر واعلم ان اللہ عزیز حکیم تک ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیا معاملہ دکھایا۔ لہٰذا معلوم ہوا جو شخص تعلق قرب کا یقین شفاعت قہری کو توڑے اس کو اللہ تعالیٰ ایسے معاملہ دکھاتا ہے۔ شعر

چوں بشنوی سخن کاں بہ از [illegible] — حق ترا باشد کہ کاں [illegible]

سن ای [illegible] اتیت [illegible] — من [illegible] شیر [illegible]

تحقیق لفظی۔ [illegible] لفظ الطاغوت ہے تو معنی [illegible] ہے اگر بالفعل ہو تو [illegible] ہوگا اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی پر جب طاغوت میں اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد خاص شیطان ہے یخرجھم من الظلمات الی النور ظلمات سے مراد [illegible]۔ حاصل یہ کہ [illegible] یخرجونھم من النور الی الظلمات یعنی نور کی طرف شیطان نہیں جانے دیتا ان کو۔ اگر [illegible] دیکھتے بھی ہیں تو پھر بھی شیطان نہیں جانے دیتا جیسا کہ الم تر الی الذی حاج ابراہیم والے قصے سے معلوم ہوتا ہے۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر جباریت کی [illegible] دیتا ہے۔ ان آتاہ اللہ الملک [illegible] امر الملک۔ [illegible] او کالذی [illegible] کی مثال ہے۔ [illegible] کی وجہ یہ ہے کہ ایسے بہت تعلق ہوتے ہیں [illegible] اس جگہ میں بھی بیان [illegible] جواب کا بعض [illegible] قتال نہ کرنے والوں کو [illegible] اور دوسری جگہ ہیں چیزیں کو لکھا ہے [illegible] خصوصاً [illegible] الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ سے لے کر تعالیٰ کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون تک متعلق یاایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم کے [illegible] ہے۔ اور ترغیب علی الانفاق فی الجہاد ہے اور پہلے رکوع میں قتال کے متعلق بیان بہت کیا گیا۔ اور ترغیب علی الانفاق کے متعلق بیان تھوڑا کیا گیا۔ اب [illegible] کے بیان انفاق کے متعلق [illegible] بیان فرمایا فی سبیل اللہ [illegible] پہلے رکوع یعنی مثل الذین ینفقون فی سبیل اللہ سے لے کر [illegible] تک محض [illegible] بیان کیا گیا۔ واسطے انفاق فی سبیل اللہ و ریاء الناس کے ہیں محض ترغیب علی الانفاق فی الجہاد [illegible] یا کیوں واسطے خرچ [illegible] بلکہ محض اللہ کے واسطے خرچ کرو۔ اور دوسرے رکوع میں یعنی یاایھا الذین آمنوا انفقوا سے لے کر واللہ بما تعملون [illegible] تک پہلے رکوع سے اور کہا گیا کہ خرچ کرو مال طیب کو خرچ کرو اور پہلے رکوع میں محض انفاق کا حکم کیا تھا الطیب و خبیث کا نام نہ لیا گیا تھا۔ اور پہلے رکوع میں توصفات اور خیالیں واسطے انفاق کے کی گئی ہیں کہ واسطے ریاء یا لاخیر ریاء کے خرچ کئے جاتے ہیں اور اس رکوع میں کہا گیا کہ تم کو شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے اس کا خیال مت کرو۔ جب بیان پورا ہو چکا تو کہا گیا جو حضرت [illegible] لیس علیک ھداھم ولکن اللہ یھدی من یشاء تک بیانات

لَکُم مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ جو حضرت پر بیان کیا گیا ہے واسطے بیان کرنے حال رسول صلعم کے کہ سب دعوی میں جانب امر ہے۔ اور میں تمہیں نذیر
ہوں مومنوں کے واسطے اور نذیر ہوں قولہ وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ معنی یہ ہے استغفروا ربکم خاصۃ وتوبوا الی اللہ
خاصۃ یعنی طلب مغفرت کا تعلق امر ہی سے کرو اور رجوع بھی اسی کی طرف کرو۔ قولہ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا کا معنی بھی یہ ہوگا کہ خاص کی
متاع دیئے وہے کیونکہ کلام پاک کا قاعدہ ہے کہ پہلے جب کلام میں حصر ہوتا ہے تو بعد اس کے سب کلام حصر ہوتی ہے پس اگر
تعبدوا الا اللہ میں حصر ہوتا تو بعد اس کے سب میں حصر ہوگا۔ وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ فضلہ کی ضمیر کا مرجع ذی فضل ہے یعنی
دے گا ہر صاحب فضل کو فضل اس کا۔ قولہ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ تولوا کے صیغہ میں اختلاف ہے مترجم
والے نے کہا ہے کہ صیغہ مضارع کا ہے اور ایک تا محذوف کی گئی ہے اور [illegible] والے نے لکھا ہے کہ تا حذف کرنے کی ضرورت
نہیں بلکہ صیغہ ماضی معلوم کا ہے لیکن اس وقت جزا شرط پر مرتب نہ ہوگی باعتبار معنی کے قول محذوف کرنا ہوگا معنی یہ ہوگا اگر اعراض کیا انہوں
نے پس تم کہدو کہ میں خوف کرتا ہوں تم پر عذاب کبیر سے کیونکہ تم کو تمہارے معبود عذاب سے نہ بچا سکیں گے جیسا کہ [illegible]
ابلغتکم سے معلوم ہوتا ہے۔ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ یعنی ٹیڑھے کرتے ہیں سینوں کو۔ قولہ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اصل میں الیستخفوا
ہے یعنی ہمزہ استفہام کا محذوف ہے اور ماقبل کی علت نہیں ہے کیونکہ ٹیڑھے ہونے سے ان کی غرض پوشیدہ ہونا نہ تھا بلکہ
مقصود ان کا باتیں پوشیدہ کرنی تھیں یہ علیحدہ استفہام ہے معنی یہ ہے کہ آیا پوشیدہ ہوتے ہیں خدا سے۔ استفہام واسطے تعجب کے کیا گیا
ہے۔ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ یہ کلام متعلق ہے [illegible] الا انہ کے ساتھ یعنی [illegible] خاص وقت بیان
تمہاری طلب ہو اور پوشیدہ [illegible] طلب مغفرت کرو
اور رجوع بھی خاص اسی کی طرف کرو۔ اور جس جگہ علی اللہ رزقہا ہے [illegible] معنی نہیں کہ اس پر واجب ہے کیونکہ
اسی پر کوئی شے واجب نہیں ہے تاکہ مذہب [illegible] ثابت ہو [illegible] علیحدہ جملہ ہے ماقبل کے ساتھ متعلق نہیں ہے کہ
یہ لازم آئے کہ تمام باتیں اور کتاب میں لکھی ہوئی ہیں جیسا کہ اہل سنت [illegible] بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارے تمام
اعمال لکھ رہے ہیں فرشتے۔ حاصل مقام کا یہ ہے کہ اہل سنت [illegible] پہلے لکھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق
دنیا میں امور ہو رہے ہیں۔ لہذا اس مذہب پر اعتراضات [illegible] لازم آگیا کہ بندہ کو عذاب دینے کی وجہ
کیا ہوئی گناہوں سے اور خود مختاری نہ رہا کیونکہ اوپر اس تقدیر کے [illegible] معلوم ہوتا کہ کیا ہے اسی واسطے
[illegible] والے اس کا جواب نہ دیا اور کہا کہ یہ نہایت سخت اشکال ہے [illegible] والے نے کہا کہ اس کے واسطے بہت حیلے
کئے ہیں لیکن کوئی [illegible] جواب دیا جس سے تسلی [illegible] اس تقدیر پر اعتقاد نہ رہا کیونکہ اس تقدیر
پر مجبور ہونے کا معنی کیا ہے۔ بلکہ لازم آتا ہے کہ [illegible] اور معتزلہ کہتے ہیں کہ پہلے [illegible] لکھا جاتا ہے
ہے بلکہ [illegible] مجبور ہونا [illegible] اس کا بھی علم ہے اور جس چیز کا ابھی ارادہ بھی نہیں
کیا اس کا علم نہیں ہے کیونکہ اصل میں وہ شے ہی نہیں ہے۔ اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں۔ اور اللہ کو

پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اس کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم اللہ الذین وغیرہ کا
بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں مگر بعض مقامات قرآن یہ انکے مطابق نہیں ہیں ان کا معنی صحیح کرتے ہیں اور
اہل سنت جماعت والے معنی علم کا ظہور لیتے ہیں یہ مخالف آیات قولہ وکان عرشہ علی الماء۔ اور معنی کان کا ماضی والا نہیں ہو
سکتا یہ معنی ہو جائے کہ تھا عرش اس کا پانی پر تا کہ لازم آئے کہ اب کس پر ہے پہلے تو پانی پر تھا۔ بلکہ معنی یہ ہے کہ عرش اس کا اب بھی
پانی پر ہے کما یفہم من حدیث البخاری والمسلم فی باب الحث علی النفقۃ فی اثناء باب الزکوۃ اور یہ کنایہ ہے عدم احتیاج اللہ
تعالی کا یعنی اللہ تعالی کسی طرف محتاج نہیں ہے کیونکہ عرش یا تو مردہ کا ہوتا ہے یا کسی دیگر چیز کا جو کہ صاحب ثقل ہوں۔ ان کا پانی پر
ہونا نہیں ہو سکتا پس یہ کنایہ ہے عدم احتیاج سے قولہ ولئن قلت انکم ... سے کفار کا کہ دیکھو کفار جواب میں کیسی بڑی بات
کہتے ہیں الا سحر مبین معنی جھوٹ کے ہیں یہ ایک کذب ... تفسیر جلالین اور اس جگہ بقرینہ سیاق کے معنی کذب والا مناسب
ہو سکے یعنی یہ بات رسول اللہ والے کذب ہے یہ ... منقول ہے تفسیر ابن عباس سے۔ قولہ الی امۃ معدودۃ اس جگہ معنی امت
معدودہ کا ظاہر ہو جب نہیں بن سکتا لیکن جاننا چاہئے کہ معنی امت ... سے یعنی جماعت من الاوقات پس اب معنی امت کا جماعت
من الاوقات ہوگا۔ ما یحبسہ ... عذاب کو بند کیا ہے اس بات کو کفار کہتے ہیں لیئوس کفور
معنی لیئوس کا ناامید ہے اور کفور کا ... اپنے اصنام سے نہایت ناامید ہوتے ہیں جس وقت رحمت دور
ہو جائے اور ان سے رحمت دور ... ہو سکتا فلعلک تارک ... الا تیرا ... یعنی تم اپنی پوری
تبلیغ کرتے جاؤ [illegible] من کان یرید
الحیوۃ ... عجلنا لہ فیہا ما نشاء ... یعنی جو دنیا میں رزق طلب کرتے اور حیوۃ دنیا طلب کرتے
ان کو ہم دنیا میں جو کچھ چاہتے ہیں دیتے ہیں۔ اور رزق کو بند نہیں کرتے لیکن آخرت میں ان کا ... کریں گے۔ افمن کان علی بینۃ
من ربہ ویتلوہ شاہد منہ ومن قبلہ کتاب موسی اماما ورحمۃ ... اور بینۃ سے مراد عقل ہے اور
معنی یتلوہ کا واقع ہوتا ہے اور شاہد سے مراد قرآن ہے اور منہ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہے معنی یہ ہوگا۔ آیا جس شخص کو عقل دیا گیا ہے سمجھنے
کے ... اور واقع ہوتا ہے بعد قرآن بھی اللہ کی جانب سے اور پہلے ... کتاب تورات موسی کی بھی اس کی مصدق آگئی ہو جو کہ پیشوا اور
رحمت ہے دیکھئے ... پھر بھی ... خبر کی دیتی ہے ... بعد ... لہ موضع شبہۃ محذوف ہو
اور اس دعوی اور دیکھئے ہیں ولکن اکثر الناس لا یؤمنون یعنی ... نہیں ... یعرضون سے مراد قیامت کا دن ہے ویقول
الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا مراد شہادت ہے جو کہ اس جگہ حاضر ہونگے یعنی ملائکہ یا رسول اور الذین کذبوا سے مراد کفار ہیں یعنی
ہوگا جس وقت کفار پیش کئے جائیں گے رب کے سامنے اس وقت ملائکہ یا رسول کہیں گے کہ آیا یہ ہیں جو کہ تکذیب کرتے تھے رب
کے اوپر الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ ... یعنی ... باری تعالی نے فرمایا ہے
اخبتوا الی ربہم معنی یہ ہے کہ عاجزی کی ہے انہوں نے طرف رب اپنے کے مثل الفریقین معنی یہ ہے۔ اسے ...

کہ اے نبی علیہ السلام بتانے کے واسطے ضروری ہے کہ تبلیغ میں سستی نہ کرو۔ خوب اچھی طرح کرو۔ تمام ایذا اور تحقیر سے وعدہ لیا گیا ہے کہ تم خوب
تبلیغ کرو اور بہت سخت ہے۔ (۳) تیسرا خطاب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی [illegible] جیسا جنگ احزاب میں ہوئی
تھی (۴) چوتھا خطاب اے نبی علیہ السلام ازواج مطہرات کو کہہ دو [illegible] اطاعت [illegible] رسول فرض ہے [illegible] وغیرہ اس کے ضمن
ذکر (۵) پانچواں خطاب اے ازواج مطہرات جس نے [illegible] اپنی مرضی سے [illegible] بات نہیں مانتا [illegible] کے واسطے دوگنا
گناہ (۶) چھٹا خطاب [illegible] نبی علیہ السلام [illegible] طلاق [illegible] جس نے اس
طرح کیا اس کو دوگنا ثواب ہوگا (۷) ساتواں [illegible] (۸) آٹھواں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
دیکھ کر طلاق [illegible] (۹) نواں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہئے کہ تبلیغ احکام [illegible] (۱۰) اے مومنو زید کو تو ولد
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تھا [illegible] زینب کے ساتھ نکاح کر لیا ہے (۱۱) اے مومنو [illegible] دل میں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آیا ہے اس واسطے
طلب [illegible] (۱۲) اے رسول ہم نے تم کو رسول کر کے بھیجا ہے کہ لوگوں کو [illegible] اس حکم کو جاری کرو (۱۳)
اے مومنو [illegible] کے ساتھ [illegible] طلاق [illegible]
طلاق قبل الدخول [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] نکاح کر لیا [illegible]
کلام کرتے ہیں (۱۵) [illegible] چار قسم کی عورتیں حلال ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اطاعت [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ السباء (مکیۃ)

[illegible] تمام قرآن کے چار [illegible] اور ہر ایک حصہ الحمد
کے ساتھ شروع کیا گیا ہے [illegible] سورۃ سبا [illegible]
بیٹھنے کے [illegible] شفاعت [illegible]

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاوی رشیدیہ کامل

مبوّب بطرزِ جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

❋ ❋ ❋

ناشران

ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے پس جب تک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جاوے اس پر لعنت نہیں کرنا چاہیئے کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ جو موجب لعن کے ہیں مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرائن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی خوش تھا اور ان کو مستحسن جائز جانتا تھا اور بدون توبہ کے مر گیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے اور جو علماء اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد اُن افعال کا وہ مستحل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ بھی حق ہے پس جواز لعن و عدم جواز کا مدار تاریخ پر ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسمٰعیل شہید کے متعلق رائے

سوال:۔ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کہنا اور بے ایمان کافر کہنا درست ہے یا نہیں! اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تصنیف مولانا مرحوم کی ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھانا اچھا ہے یا برا۔

جواب:۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اولیاءہ الا المتقون[1] اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو برا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے۔ اگر اپنے جہل

[1] [illegible]

دہلوی ولی کامل محدث فقیہ عمدۂ مقبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور اگر کسی کا باپ یا والدہ نماز جماعت سے منع کرے یا وعظ سننے سے کسی عالم مقبول متدین کے منع کرے تو قول والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان کاموں کو کرتا رہے اور دفع وسوسہ شیطانی کے واسطے لاحول اور استغفار پڑھا کرو۔ فقط والسّلام

تقویۃ الایمان کے بعض جملوں کی تشریح

سوال:۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۹ میں ہے ”یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے“ اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔

جواب:۔ اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی ظاہر کرنا ہے کہ اس کی سب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کی ہو اس سے کچھ مناسبت نہیں۔ جیسے کمہار لوٹا مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو حقیقتاً کچھ نسبت کمہار کی ذات سے اور کوئی مساوات کی وجہ لوٹے کو کمہار سے نہیں ہوتی۔ پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرت سے اس کے ساتھ کیا نسبت و درجہ کسی خلق کا ہوسکتا ہے چمار کو شہنشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شہنشاہ نہ خالق و رازق چمار کا ہے تو چمار کو تو شہنشاہ سے مساوات بعض وجوہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہوسکتی۔ فخر عالم علیہ السّلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں۔ کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابل ہیں وہ بھی بندۂ مخلوق ہیں تو یہ سب حق ہے مگر کم فہم اپنی کج فہمی سے اعتراض بیہودہ کر کے شان حق تعالیٰ کو گھٹاتے ہیں اور اسکا نام محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان کے مسائل

سوال:۔ تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے۔ جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات [illegible] مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ

جانے وہ بدعتی اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے تو کون سے امام کے حنفی تو شاید نہ ہوں چونکہ سنا ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے تھے اور اکثر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور انھیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے اور انھیں کو اپنے زمانے کا مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے اور انھیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحبؒ کے نہیں مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں۔ ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب مقلد نہیں تھے۔ عامل بالحدیث تھے۔ اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہیں تھے بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انھوں نے تقلید نہیں کی اس کا خلاصہ حال جو ہو تحریر فرمادیجئے اور مولوی صاحب کے عقیدے میں اور محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب کے خلفاء ہیں اور بھی کوئی ان سے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربرآوردہ یہی حضرت تھے اور جو مسائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یا نہ کیے اور مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ صوفیت کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سیّد صاحب کے بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب ممدوح علماء میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ میں۔

جواب:۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے اور تو بہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افترا اہل بدعت کا ہے اور اگر ان کو بزرگ جانے جو سے حالات ان کے سن کر تو معذور ہے اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے۔ اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اس پر عامل ہوں ورنہ ابوحنیفہؒ کی رائے کا مقلد ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو مفصل حال معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسمٰعیل صاحب وعظ و رد بدعت میں مصروف رہے پھر جہاد پہ جا کر شہید ہوگئے سلسلہ بیعت کا کب جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے سے فقط۔

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہ درمسئلہ امکان کذب بر دفع شبہات مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپوری

(شبہ) براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے کتب الٰہیہ میں احتمال جھوٹ کا پیدا ہو سکتا ہے یعنی مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن ہی جھوٹا ہے اور اس کے احکام بے فائدہ ہیں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ از فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی عفی اللہ عنہ۔ بخدمت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیہ اسلام آنکہ آپ کا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا۔ ہر چند کہ بعض وجوہ سے عزم تحریر جواب نہ تھا مگر بغرض اصلاح اور توضیح مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچاوے اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

جواب:۔ واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صریح وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ وغیرہا آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نقص کذب وغیرہ سے۔ رہا خلاف علماء کا جو درباره وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے جس کو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو۔ چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ مندفع ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زماں قاصر ہیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک ایک مثال قرآن و حدیث کی لکھی جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا الآیۃ دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ

[illegible]

نہیں کہ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے بیوت میں اور مکہ اور بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب درست تھا اب کیا وجہ ہے جو حرام ہو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو جب بھی ملائکہ پہنچاتے تھے اور اب بھی لہذا صیغہ کو خطاب سے بدلنا کوئی ضرور نہیں اور اس میں تقلید بعض صحابہؓ کی ضرور نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہرحال صیغہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کسی مصلحت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا استحساناً تھا نہ وجوباً اسی واسطے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متمذہب اسی صیغہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل صیغہ کی ضرورت نہیں لکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا عقیدہ غیب نبی کو پکارنا

سوال: اشعار اس مضمون کے پڑھنے ۔ یا رسول کبریا فریاد ہے ۔ یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے ۔ مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے ۔ کیسے ہیں

جواب: ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں ۔ اور بعقیدۂ عالم الغیب اور فریاد رس ہونے کے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہذا مکروہ ہوویں گے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال: قصبہ ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوتے ہیں ۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ اُن کی بزرگی کا شہرہ ہوا عوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا ۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال: شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا نہیں یا بدون اجازت و حکم خدا وند ذو الجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

جواب: کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ترجمہ کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذو المجد والکبریا کی بارگاہ میں کسی کو جرأت زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہو سکے گی فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال: ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے

جواب: مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولنا ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال: مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہست قدرت اولیاء را از الٰہ   تیر جستہ باز گرداند ز راہ[۱]

---

[۱] اولیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو راستے سے پھیر لیتے ہیں۔

وہابیوں کے عقائد

سوال:۔ وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت ہیں یا مخالف۔ کسی امام کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعاگو ہے سب امور کے نے دست بدعا ہے فقط والسّلام۔

فرعون کا جھوٹ

سوال: بعض شخص کہتے ہیں کہ فرعون جھوٹ نہ بولتا تھا۔ اس کی کیا اصل ہے۔

جواب:۔ فرعون کا سب مذہب جھوٹا اور باطل انا ربکم الاعلیٰ خود کذب صریح ہے یہ عوام کی بغوات ہے کہ جھوٹ نہیں بولتا تھا شرک اور دعویٰ ربوبیت سے زیادہ کونسا جھوٹ ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلوص دل سے توبہ کرنا

سوال:۔ ہزار بار گناہ صغیرہ وکبیرہ کئے اور ہزاروں بار توبہ کی ہے اور پھر قصد تھا کہ اب گناہ نہ کروں گا مگر پھر شیطان نے کرا دیا اب پھر دل سے توبہ کرتا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں۔

جواب:۔ توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار ٹوٹی ہو۔

بیوہ عورت کا نکاح نہ کرکے عبادت کرنا

سوال: مسئلہ عورت جو بیوہ ہو دوسرا نکاح نہ کرے اور عبادت اور پرہیزگاری میں رہے عنداللہ اس کو اجر ہے یا نہیں۔

جواب:۔ عورت بیوہ اگر نکاح نہ کرے اور عبادت میں مصروف ہے تو عبادت کا ثواب اس کو ملے گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل قبور سے دعا کرنا

سوال:۔ دعا کرنا اہل قبور سے ممنوع ہے جیسا کہ ایضاح الحق میں مولانا شہید مرحوم شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں و نیز بحکم رئیس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کہ استمداد از اہل قبور بمعنی طلب دعا از اموات از جنس بدعات شمردہ باوجود آنکہ صاحب استیعاب

قول صحیح من غیر شک و شبہۃ ومن شک فیہ فقد کفر محمد عبد الجبار عفی عنہ محمد یسین باجی محمد ابراہیم الرحیمین شیرکوٹی

الجواب صحیح والمجیب نجیح مدرس مدرسہ رڑکی محمد یسین عفی عنہ

الجواب صحیح کتبہ عبد الواحد بن عبد اللہ غزنوی الحق لایتجاوز عما فی ہذا الجواب

وانا ابو عبیدہ احمد اللہ عفی عنہ محدث امرتسری کتبہ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

ہذا الجواب صحیح عبد الرحمن ابن مولوی غلام العلی المرحوم اشاعۃ القرآن

الجواب صحیح ابو الحق محمد الدین عفی عنہ احمد بن عبد اللہ الغزنوی

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جواب صحیح اور بالکل صحیح ہے محمد عبد الرحمن البہاری ابو اسحق محمد الیکا

الجواب فاتناء اللہ کفاہ اللہ خادم مدرسہ تائید الاسلام امرتسر ثناء اللہ محمود ہے

مولود خوانی مطلقاً وغیرہ رسوم و عادات جہلا صوت فوت میں جو اوپر مذکور ہوئے سب بدعت وضلالت

اور صریح گمراہی ہیں کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وماذا بعد الحق الا الضلال ومن لم یقبل فلیباہل

اللہم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلاً[1] عبد الحق الغزنوی مباہل اہل باطل

الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال ابو یعلیٰ عبد الاعلیٰ غزنوی۔

لقد من اجاب احقر الدہور بندہ عبد الغفور عبد الغفور سنوہاری الجواب صحیح محمد عبد العزیز

ذکر ولادت اور ایصال ثواب میت کو جائز اور مستحب ہے لیکن جس طرح جہلاء زمانہ نے قیام وغیرہ متفرق

قیدیں نکالی ہیں۔ یہ بدعت سیئہ ہیں اور اصرار کرنا بدعت کبیرہ ہے اور بعض وقت نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔

حکیم محمد ضیاء الدین عفی عنہ بقلم بندہ احمد حکیم محمد ضیاء الدین خلیفہ حضرت حافظ ضامن صاحب شہید

بدون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں۔

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے اور جو قبول نہ کرے وہ مجھ سے مباہلہ کرے اے اللہ ہم کو حق دکھا حق کے طور پر اور باطل دکھا باطل کے طور پر۔

مجالس میلاد وعرس وسوم وچہلم

سوال: سویم چہلم وغیرہ کی مجلس بتخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے اور اس مجلس میں جانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب: مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد عرس وسویم چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیئے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالی اعلم۔

مجلس میلاد کا نہ کرنا

سوال: زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ بخیال اس کے کہ خرچ زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیوے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بہانہ شرع کا ہو جاوے گا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول توان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصا للہ مانع ہوا لہذا اس سبب کے بکر کو ترک بدعت سابق وحال وانکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب: بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالے اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خانصاحب در باب میلاد شریف

فتویٰ در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاوی قلمی مولوی احمد رضا خانصاحب منقولہ از باب النظر صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳۔ موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری۔

استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوف تحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص کہ

محمدی سنی ۱۳۰۰ حنفی
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرس میں شرکت

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے۔

ہر سال عرس کرنا

سوال: جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحبؒ کا عرس گنج مراد آباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا ہے بذریعہ اشتہار تاریخ عرس تشہیر بھی کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بذریعہ خطوط اطلاع بھی دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصال ثواب کیا جاتا ہے قوالی راگ سماع مزامیر و دیگر خرافات وغیرہ روشنی بھی نہیں ہوتی ہے امیدوار ہوں کہ جواب باصواب مرحمت فرمادیں کہ میاں [illegible] درست ہیں یا باطل لغویات سے ہیں اگر ناجائز و نادرست نزد شارع علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کا امامت درست ہے یا نہیں اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب جاننے والے باوجودیکہ قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو علم غیب نہ تھا اور پھر واقف کار لوگوں کا سمجھانا اور میاں صاحب کا اصرار اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گنہگار بناتا ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت جماعت کے خارج ہووے گا یا نہیں ایسا عرس جس میں سب التزام ہو تاریخ تعین بھی ہو اجتماع بھی ہو پر قوالی راگ مزامیر سماع و ناجائز مجمع عورتوں کا نہ ہو جائز و درست ہے یا نہیں۔

جواب: عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت و نادرست ہے تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ از بندہ محمد یحییٰ السلام علیکم علم غیب کے متعلق دو تین رسالے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت کی کتاب میں [illegible] عرس وغیرہ خوب مدلل مذکور ہے والسلام۔

ایصال ثواب و صدقات کرنا اور تعیین آب و طعام بھی مثل شربت ہے یا کھچڑا ہے اور ہر غنی اور فقیر کو اس کا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سید اس کو نہ لیوے تو مطعون کریں اور بُرا جانیں اور فی الجملہ ریا کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں امید ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و معصیت ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ ذکر شہادت کا ایام عشرۂ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم نوحہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث نہی عن المراثی الحدیث[1] اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں۔ تقسیم صدقات تخصیص ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ ہے علی ہذا تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے اس پر طعن کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیران پیر کی گیارہویں

سوال:۔ تبارک اور جیبی اور گیارہویں پیران پیر کی کرنا درست ہے یا نہیں

جواب:۔ تبارک و جیبی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصال ثواب بروح حضرت قدس سرہ درست ہے اور تعیین تاریخ کر کے پس و پیش نہ کرے بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال:۔ کتاب ترجمہ سر الشہادتین یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی رات کو پڑھنا کیسا ہے حسب خواہش نمازیان مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب:۔ ایام محرم میں سر الشہادتین کا پڑھنا منع ہے بسبب مشابہت مجالس روافض کے۔

محرم میں سبیل لگانا دودھ کا شربت پلانا

سوال:۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت و دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فقط۔

---

[1] حدیث میں ہے کہ آپ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔

تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال:۔ سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں کہ جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب:۔ فاتحہ مروجہ شرعاً درست نہیں ہے بلکہ بدعت سیئہ ہے کذا فی الیقین وفتاویٰ سمرقندی فقط محمد قاسم علی عفی عنہ [محمد قاسم علی] الجواب صحیح والمجیب نجیح عبداللطیف عفی عنہ [محمد عالم علی] محدث مرادآباد شاگرد مولانا محمد اسحٰق [محمد عبداللطیف] سہنسپوری

کھانے یا شیرینی پر فاتحہ

سوال:۔ فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

تیجہ کا حکم

سوال:۔ تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں امور مذکورہ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب اور فقہ کی کسی معتبر کتب میں ہیں اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ تیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالہ ہیں کہیں اس کی اصل نہیں نفس ایصال ثواب چاہیے ان قیود کے ساتھ بدعت ہی ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برادری کو ان ایام میں کھلانا یہ رسم ہے اور منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوم وغیرہ کرنا

سوال:۔ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اُس کے عزیز و اقارب اُس کی وفات کے دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعیین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے

(بقیہ حاشیہ):۔ عادت نہیں تھی کہ میت کے لیے وقت نماز کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختم کریں نہ قبر پر اور کسی جگہ اور یہ تمام بدعت ہے اور مکروہ ان اہل میت کی تعزیت اور تسلی دینا اور صبر کے لئے کہنا سنت ہے اور مستحب لیکن کفن میں ... کا جمع ہونا اور دوسرے تکلفات کا کرنا اور یتامیٰ کے حق سے بغیر وصیت کے مال صرف کرنا بدعت ہے ...

ہیں تو اس طرح پر جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب الاحتساب میں لکھا ہے ان ختم القرآن جہرا بالجماعۃ ویسمی بالفارسیۃ سیپارہ خواندن مکروہ[1] اور فتاویٰ بزازیہ میں مرقوم ہے۔ یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم وقراءۃ سورۃ الانعام او الاخلاص[2] اور رد المحتار میں لکھا ہے۔ ومن المنکرات الکثیرۃ کایقاد الشموع والقنادیل التی توجد فی الافراح وکدق الطبول والغناء بالاصوات الحسان واجتماع النساء والمردان واخذ الاجرۃ علی الذکر وقراءۃ القرآن وغیر ذلک مما ہو مشاہد فی ہذہ الازمان وما کان کذلک فلا شک فی حرمتہ وبطلان الوصیۃ بہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم[3]

اینست حکم صورت مسئولہ[4]

تحریر یافت محمد قاسم علی عفی عنہ

محمد قاسم علی خلف مولانا عالم علی

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عفی عنہ الجواب صحیح محمد مقیم الدین عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد الغنی سہنسپوری

محمد عبد الغنی

فتویٰ مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خانصاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۳۶

---

[1] اور قرآن کو پکار کر پڑھ کر جماعت کے ساتھ ختم کرنا جس کو فارسی میں سیپارہ پڑھنا کہتے ہیں مکروہ ہے۔ [2] اور پہلے اور تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد کھانا پکانا اور رسومات کے وقت قبر کے پاس کھانا لے جانا اور قرأت قرآن کے لئے دعوت دینا اور ختم کے لئے صلحاء وفقراء کو جمع کرنا اور سورہ انعام و اخلاص کا پڑھنا مکروہ ہے۔ [3] اور بہت سی برائیاں جیسے موم بتیاں اور قندیلوں کو جلانا جیسے خوشیوں کے موقع پر ہوتا ہے اور جیسے ڈھول بجانا اور خوش آوازی سے گانا اور عورتوں اور مردوں کا جمع کرنا اور ذکر و قرأت قرآن وغیرہ پر اجرت کا لینا جو آج کل اس زمانہ میں دیکھا جاتا ہے اور جو اس طرح ہو تو اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں اور اس کی وصیت کا باطل کرنا ضروری ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ [4] صورت مسئولہ کا یہ حکم ہے جو لکھا گیا۔

بلا تعیین یوم تصدق موتیٰ کے لئے مساکین کو کھانا کھلانا

سوال: کھانا تیار کرنا واسطے تصدق موتیٰ کے بلا تعیین یوم کے فقراء و مساکین کو جمع کر کے کھلا دینا جائز ہے یا نہیں مدلل ارقام فرما دیں۔

جواب: بلا تعیین کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک ناجائز نہیں ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے باتفاق البتہ عبادت بدنی میں خلاف امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا ہے مالی میں کسی کا خلاف نہیں قال فی الھدایۃ الاصل فی ھذا الباب ان الانسان[1] لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ او صوما او صدقۃ او غیرھا الخ

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا تعیین یوم و ذکر تیجہ

سوال: سوم یعنی تیجہ جو موتیٰ کے واسطے کیا جاتا ہے تو اس میں کیا برائی ہے اگر تعین تاریخ اور تاکد موجب فساد ہے تو اگر دور ہو جاوے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا چھٹے روز ہو شمار کے واسطے کو دانہ چھوہارا ہو یا گٹھلی کے تیج ہوں یا تسبیح ہو یا اور کوئی چیز ہو اور اس میں مال بھی یتیموں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب: اگر بلا تعیین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اس کا کریں تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک اگرچہ علامہ مجدالدین فیروز آبادی ایصال ثواب میت کے اجماع کو بھی بدعت لکھتے ہیں۔ سفر السعادت میں۔

جواز تیجہ کے وجوہ پر بحث

سوال: زید بدعات مثل تیجہ وغیرہ کا معتقد ہے اکثر لوگ اس خیال سے ان بدعات کو اختیار کرتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جاویں گے اور باعث اتفاق ہوگا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جاوے گا اور اگر مقرر نہ کیا جاوے تو دشواری ہوتی ہے پس ان لوگوں کا عقیدہ کیسا ہے اور اگر زید شریک مجلس مذکور ہو جاوے تو کیسا ہے فقط۔

جواب: جو بدعات مثل تیجہ وغیرہ کے ہیں ان کا کرنا کسی وجہ سے درست نہیں قاعدہ شریعت

---

[1] ہدایہ میں ہے کہ اس باب میں اصل یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کے لئے قرار دے خواہ وہ نماز ہو کہ روزہ یا صدقہ وغیرہ

جواب:۔ اگر کھانا اہل میت نے ایسے لوگوں کے واسطے جو نوحہ گر جمع ہیں کر انکو کھلاویں تو حدیث میں آیا ہے کہ یہ نوحہ میں داخل ہیں پس یہ حرام ہے اور اگر دوسرے لوگ میت والے کو کھانا کھلاویں تاکہ کھانے کے بعد اس کا غم کم ہو تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک روٹی دینا

سوال:۔ مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی مُلّا کو دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے مگر بلا پابندی رسم و قیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود مٹھائی تقسیم کرنا

سوال:۔ اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تب کیسا ہے۔

جواب:۔ اگر حافظ بلا قیود مذکورہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے شیرینی منگوانا

سوال:۔ چندہ فراہم کر کے بروز ختم قرآن شریف جو نماز تراویح میں پڑھا جاتا ہے شیرینی نذر کر تقسیم کرنا کیسا ہے۔

جواب:۔ چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا درست نہیں ہے علی الخصوص اس جگہ کہ اس شیرینی کا التزام کر لیویں اور اس کے تارک کو ملامت کریں نادرست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجبی کا حکم

سوال:۔ رجب کے مہینے میں تبارک الذی چالیس دفعہ پڑھ کر مردے کی روح کو ثواب پہنچاتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ سوال نمبر ۲ جو کہ مدینہ شریف میں رجبی ہوتی ہے سو وہاں کی طرح یہاں پر ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ شب کو محفل مولود شریف یا ختم قرآن شریف یا نفلاد عظ یا کچھ کھانا پکا کر یا کچھ شیرینی تقسیم کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مبارک کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں اور ۲۷ تاریخ روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب:۔ ان دونوں امر کا التزام نادرست اور بدعت ہے اور وجوہ ان کے ناجائز کے اصلاح الرسوم براہین قاطعہ اور رسالہ میں درج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب:۔ صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال:۔ صلوٰۃ الرغائب رجب کے اول جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شعبان اور صلوٰۃ الفی بہیئت مخصوصہ ثابت ہیں یا نہیں۔ در صورت عدم ثبوت ان کا فاعل کس درجہ کا گنہگار ہوگا۔ کبیرہ کا یا صغیرہ کا فقط۔

جواب:۔ یہ نماز بایں قیود جو مروج ہیں بدعت ضلالہ ہیں جس کا مآل گناہ کبیرہ کا ہے۔ اگرچہ نفس صلوٰۃ نفل مندوب ہے۔ شرح اس کی براہین قاطعہ میں دیکھو فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ تاریخ کو نذر اللہ کر کے غرباء و امراء کو کھانا کھلانا

سوال:۔ ایک شخص ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر غرباء اور امراء سب کو کھلا [illegible] نذر اللہ [illegible] حرام ہے اور میں جو گیارہویں

کرتا ہوں یا توشہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہے بفعل حضرت بڑے پیر صاحبؒ اور حضرت شاہ عبدالحق صاحبؒ کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے ان کے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اور کسی کی نذر کریگا سوائے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہیں تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدے والے کو گیارہویں یا توشہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمان دین دار تناول فرمائیں یا نہیں۔

جواب:۔ ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں کو توشہ کرنا درست ہے مگر تعیین یوم و تعیین طعام کی بدعت اس کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تعیین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر عوام کو موجب ضلالت کا ہوتا ہے لہٰذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو پھر کوئی خدشہ نہیں۔

تین برس کے بچہ کی فاتحہ

سوال:۔ تین برس کے بچے کی فاتحہ دو دن کی ہونا چاہیے یا سوم کی ہونا چاہیے بینوا توجروا

جواب:۔ شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعیین عرفی ہیں جب

چاہیں کریں انھیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تیجہ کن کی رسم ہے

سوال: میت کے بعد تیسرے دن قل پڑھنا چند ملایان اور اقارب و احباب کو جمع کر کے سورہ ملک اور تین قل اور آیت مفلحون تک اور ما کان محمد ابا احد کی آیہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر ارواح اموات کو ثواب پہنچانا اس سے فارغ ہو کر ملایان کو کسی قدر غلہ دینا اور چلا جانا ثابت ہے یا نہیں۔

جواب: تیسرے دن کا مجمع میت کے واسطے اولاً مشابہت ہنود کی کہ ان کے یہاں تیجہ ضروری رسم جاری ہے حرام ہوگا بسبب مشابہت کے قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فہو منہم[1] الحدیث ثانیاً تقرر کرنا تیسرے دن کا یہ خود بدعت ہے اس کی کچھ اصل شرع میں نہیں ثالثاً جو کچھ ملا اکٹھے مل کر پڑھتے ہیں بطمع فلوس پڑھتے ہیں کہ ورثہ میت بھی جانتے ہیں کہ ملا کو اس قدر دینا ہوگا اور ضروری جانتے ہیں چنانچہ معین ہے اور ملا بھی جانتے ہیں کہ ہم کو یہ ملے گا کیونکہ معین و مقرر ہو رہا ہے اور شرع میں جو چیز کہ معروف و متعین ہوتی ہے اس کو مثل زبانی شرط لگانے کے فرمایا ہے المعروف کالمشروط قاعدہ فقہ کا مسلّم ہے پس جو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت ان کے پڑھانے کی ہو اور جو پڑھائی کہ اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ہوتا ہے اور نہ مردے کو لہذا یہ فعل ان کا باطل اور لینا دینا دونوں حرام اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ گناہ ہے مردہ کو اس کا ثواب نہیں ہوتا ہے اور دینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر ایصال ثواب پہنچانا منظور ہے تو ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہنچا دے اور تیسرے دن کا کیوں انتظار کیا جاوے نفس ایصال ثواب کو کوئی منع نہیں کرتا ہے اگر بلا تعین ہو مگر ان کیوں خصوصیات کے ساتھ بدعت بھی ہے اور ثواب بھی نہیں پہنچتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بروز ختم مسجد میں روشنی

سوال: بروز ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا کیسا ہے۔

جواب: ضرورت سے زائد روشنی کرنا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری سمجھنا اسراف و

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے وہ انھی میں سے ہوگیا۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال:۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب:۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سُنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال:۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سُنّی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب:۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال:۔ یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر مضامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر اُن کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو ایک فعل کے تین چار فاعل پڑھتے تھے زیادہ حد ادب اس امر سے بالضرور اغماض نہ فرمایا جائے فقط۔

جواب:۔ حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور نہ کوئی عالم وہاں اس نام کا ہے لوگوں نے باوجود جہل کے اردو کتب دیکھ کر وعظ کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کرلیا ہے۔ خلق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے اگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس نام کا نہیں وہاں کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا یزید کو خلیفہ بنانا

سوال:۔ حضرت معاویہؓ نے اپنے روبرو یزید پلید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

جواب:۔ کفار سے سلام نہ کرے مگر بضرورت مباح ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سننا

سوال:۔ آریہ سماج کا لکچر سننا اور اس موقع پر کہ سڑک پر ہو رہا ہو ایک کھلے مکان میں کھڑا ہو جاوے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب:۔ آریہ کے وعظ کو نہ سننے کہ احتمال فساد دین کا ہے گر جو عالم ہے اور رد کرے تو کھڑا ہونا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی ادویہ

سوال:۔ اکثر ادویات انگریزی مثل عرق وغیرہ جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاط شراب جو بوجہ سرعت نفوذ تاثیر کے باوصف قلت مقدار جو خاصیت شراب کی ہے اور بعض واقف لوگوں سے بعض عرق و بسکٹ وغیرہ میں اختلاط شراب معلوم ہوا بھی ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب:۔ جس میں خلط شراب یا نجس شئے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے۔ اور لاعلمی میں معذور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال:۔ جو نان پاؤ یا بسکٹ وغیرہ خمیر تاڑی ہو جو منجملہ مسکرات ہے کھانا اس کا جائز ہے یا نہیں

جواب:۔ یہ مسئلہ مختلف ہے امام محمد کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور شیخین کی جواز کی تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال:۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال:۔ ہندوؤں کی شادی برات میں جانا جائز ہے یا نہیں اور مسمر یزم سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جاننا درست ہے یا نہیں۔

جواب: یہ دونوں امر نادرست اور حرام ہیں مرتکب ان کا فاسق ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولایتی قند اور تر و خشک مٹھائی کا حکم

سوال: ولایتی قند اور مٹھائی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب: جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھاوے اور جس کا حال معلوم نہ ہو اُس کا کھا لینا درست ہے فقط۔

ہندوؤں کے پیاؤ کا پانی پینا

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اُس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مجلس غم منانا

سوال: مجلس غم مقرر کرنا جیسے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا وفات نامہ وغیرہ خاص کر روز عاشورہ میں بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا درست ہے یا نہیں [illegible]

جواب: غم کی مجلس تو کسی کی واسطے درست نہیں کہ حکم صبر کرنے کا اور غم کے رفع کرنے کا ہے تعزیہ و تسلیہ اسی واسطے کیا جاتا ہے تو اسکے خلاف غم پیدا کرنا خود معصیت ہوگا اور شہادت حسین کا ذکر مجمع کر کے سوائے اسکے مشابہت روافض کی بھی ہے اور تشبہ اُن کا حرام ہے لہذا عقد مجلس غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال: روافض سے انس رکھنا اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اُس کی موت کرنا اور اُس کے یہاں موت کی نا یا وجود یکہ اُس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب ہو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اُس کی معیت میں اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں۔

جواب: روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط مودت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور اُن سے مودت کرنے والا مداہن فی الدین عاصی ہے۔

حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال: مورتیوں امام حسین علیہ السلام کا گھر میں رکھنا کیسا ہے اور اُن کا فروخت کرنا اچھا ہے یا نہیں اور آگ میں جلا دینا مناسب ہے یا نہیں۔

گھوڑوں کو خصی کرانا

سوال:۔ گھوڑوں کا آختہ کرنا یعنی بدھیا کرتا بباعث کرنے شوخی کے جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ گھوڑے اور بکرے وغیرہ کو آختہ کرنا درست ہے۔

جوں کو گرم پانی یا دھوپ میں مارنا

سوال:۔ جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے کچھ حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حلال کوا کھانا

سوال:۔ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب:۔ ثواب ہوگا۔

بھڑوں کا جلانا

سوال:۔ بھڑوں کا جلانا ... اگر بعض جگہ جہاں بکثرت آدمی آتے جاتے ہیں اور ڈنک مارتی ہیں اور بغیر جلائے کسی تدبیر سے دور نہ ہوں تو ایسے موقع پر جلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اور تدبیر نہ ہو تو جلانا درست ہے۔

ملفوظات

(۱) یہ گلبوری کپڑے ریشمی ہیں ان کا حکم ریشمی کا ہی ہے مگر یہ موٹا ریشم ہے اور معروف ریشم اعلیٰ عمدہ قسم ہے پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہوں خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورتوں میں درست ہے اور اگر دونوں ریشمی نہ ہوں بلکہ صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے اصل یہ کہ بندہ ریشم ہے چھال نہیں ہے فقط واللہ اعلم۔

(۲) مجھے کوئی وظیفہ ایسا معلوم نہیں کہ جس سے ذوق و شوق پیدا ہو اور دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کی طرف توجہ کرنا اس کے لئے مفید ہے جس شئے کی ماں باپ کی طرف سے بصراحت یا بدلالت اجازت ہو اس میں مضائقہ نہیں ہے اور بلا مرضی ان کے مال میں تصرف درست نہیں۔

(۳) ایسے ظروف جن کا استعمال سب زن و مرد کو حرام ہے بنانے نہیں چاہئیں کہ بالآخر سبب معصیت

مراہق کی امامت

سوال:- مراہق کتنی عمر کا ہوتا ہے اور اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔

جواب:- مراہق کی امامت نادرست ہے اور تیرہ چودہ برس کا لڑکا مراہق ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال:- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد محلہ میں جمعہ کر لینا اولیٰ ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی ہوں تو ان کی نماز بھی مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں۔

جواب:- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے بدعتی کے پیچھے اس جیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال:- بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب:- مکروہ تحریمہ ہے۔

رسول اللہ کو غیب داں جاننے والے کی امامت

سوال:- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں جانے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

جواب:- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک بدعتی فاسق کی امامت

سوال:- مشرک بدعتی گور پرست ظالم فاسق غیر مقلد جو مسلمانوں کی برائیاں حکام سے کرے اور مسجد میں کفار کو بٹھاوے اور خاطر کرے ان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب:- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر اجر و ثواب بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

لے کیونکہ یہ کفر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں درمختار م۔

بدعتی کی امامت کا حکم

سوال:۔ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے۔ فقط۔

بدعقیدہ شخص کی امامت

سوال:۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہو پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے۔

جواب:۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دائی کے شوہر کی امامت

سوال:۔ ایک شخص کی بیوی پیشہ دائی کا کرتی ہے اور بے پردہ باہر پھرتی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ جس کی بیوی دائی ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال:۔ اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ کرے یا نہیں اگر اعادہ کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب:۔ اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ نہ کرے۔ فقط۔

امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا انتظار کرنا

سوال:۔ جو امام مسجد ایسا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجاویں جماعت کا وقت معمولی بھی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی تاخیر ہوتی ہو مگر اپنے نفع کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا انتظار کرے اور بغیر ان کے جماعت تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

جواب:۔ اگر بوجہ دنیا کے کسی دنیادار رئیس کا انتظار کرتا ہے اور حاضرین کی رعایت نہیں کرتا تو امام وہ کمینہ ہے مگر نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

(جملہ حقوق محفوظ)

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

الحمد للہ والمنۃ کنز ذخیرۂ حسنات ومجموعۂ برکات یعنی گنجینۂ

فتاوٰی رشیدیہ مبوب

حصہ اول

من افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت
معدن رموز طریقت حضرت مولانا المولوی الحافظ الحاج
رشید احمد الگنگوہی رح

ملنے کا پتہ
محمد سعید اینڈ سنز ناشران وتاجران کتب
مالکان مطبع سعیدی قرآن محل مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

قیمت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا اور کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر یا بعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح پر جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب مزین بمہر فرمادیں۔

الجواب: صورت مسئولہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے کتاب نصاب الاحتساب میں لکھا ہے۔ ان ختم القرآن جهرا بالجماعة ويسمى بالفارسية سيپاره خواندن مكروه۔ اور فتاویٰ بزازیہ میں مرقوم ہے يكره اتخاذ الطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الى القبر في المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم وللقراءة سورة الانعام او الاخلاص اور رد المختار میں لکھا ہے۔ ومن المنكرات الكثيرة كايقاد الشموع والقناديل التي توجد في الافراح [illegible] واخذ الاجرة على الذكر وقراءة القرآن وغير ذلك مما هو مشاهد في هذه الازمان كان كذلك فلا شك في حرمته وبطلان الوصية به ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ این ست حکم صورت مسئولہ کہ تحریر یافت فقط محمد قاسم عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عفی عنہ

الجواب صحیح محمد نعیم الدین عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد الغنی سہسپوری

محمد قاسم علی خلف مولانا عالم علی

امام و مفتی شہر مراد آباد

محمد عبد الغنی

فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبد الصمد صاحب سہسوانی کی مجموعہ فتاویٰ کی قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۳۱۰

سوال: تین برس کے بچے کی فاتحہ دوجہ کی ہونا چاہیے یا سوم کی ہونا چاہیے بینوا توجروا

الجواب: ہر روز میں ثواب پہنچتا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعیین عرفی ہیں

لے یہ فتویٰ برائے اطلاع مجوزین بدعات تحریر کیا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ ان میں سے بڑے شمار کئے جاتے ہیں وہ ہمارے علمائے انہیں کی موافقت کرتے ہیں لہذا عاملین بدعات کو چاہیے کہ توبہ کریں اور اس سے باز آویں۔

جب چاہیں کریں انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم کتبہ عبدہ
المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ مجلس مولود خوانی سرور کائنات صلے اللہ
علیہ وسلم بایں ہیئت کہ روشنی بکثیرہ زائد از حاجت وامردان خوش الحان وراگ خوانندہ اشعار مع
قیودات بالخصوص قیام ای ذکر مولد اور اسی محفل میں ثابت ودر جائز ہے یانہیں اور شریک ہونا علماء
کا ایسی مجالس میں جائز ہے یانہیں ونیز عیدین ورجب شعبہ وغیرہ میں آب وطعام سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر
فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب ہوتی کرنا ثابت وجائز ہے یانہیں ونیز خاص بروز سوئم میت کے
جمع ہوکر بالخصوص کلمہ طیبہ وختم قرآن مجید مع پنج آیت چنے وغیرہ تقسیم کرنا ثابت وجائز ہے یانہیں
ونیز دہم وبستم وغیرہ میت کا کرنا ثابت وجائز ہے یانہیں۔ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب مرسل
بندہ عزیز الدین عفی عنہ از مراد آباد محلہ ساہو ۱۳۱۶ھ

الجواب۔ مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت ومکروہ ہے اگرچہ نفس ذکر ولادت
فخر عالم علیہ الصلوۃ کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے
کہ مرکب حلال وحرام سے حرام ہوجاتا ہے پس اس میں بدعت مجموعہ مجلس [illegible] چراغ جلانا اسراف
[illegible] ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین الآیۃ حکم ناطق قرآن
شراب کا ہے علی ہذا امردان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور کراہیت سے
خالی نہیں اور قیام بالخصوص ایسی ذکر اور اسی محفل میں ہونا بدعت ہے پس حضور ایسی محفل کا بسبب
ان امور بدعت ومکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہوگا خواہ عالم لوگ جاویں یا مفتی جاوے
بلکہ مفتی کو زیادہ تر موجب وبال کا ہے کہ وہ عالم ہے اور ایسے فعل سے گمراہ کنندہ خلق کثیر کا ہوتا ہے
اور فاتحہ میں ہاتھ اٹھا کر پڑھنا طعام شراب رو برو رکھ کر ثابت [illegible] فعل ہنود سے ہے اور یہ امر شرع میں
ایصال ثواب کے واسطے کہیں ثابت نہیں اور من تشبہ بقوم فھو منھم الحدیث حکم ناطق
حرمت مشابہت کا ہے لہذا یہ صنیع بھی حرام ہوگا۔ اور سوم ودہم وچہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں۔
ان تخصیص ایام میں مشابہت بھی ہوئی اور تخصیص ایام کی بدعت بھی ہے پس بسبب ان تخصیصات
کے بدعت ومکروہ تحریمہ ہیں۔ اگرچہ اصل ایصال ثواب بدون کسی تخصیص ومشابہت کے درست ہے
لہذا تفصیل ان جملہ مسائل کی بسط کے ساتھ براہین قاطعہ میں ہے اس میں ملاحظہ کرلیوے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد

تقویۃ الایمان

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تالیف

حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

ولادت [illegible] اور شہادت [illegible]

ناشر { فاروقی کتب خانہ بیرون لوہاری دروازہ
گلی مسجد جامع اہلحدیث مولانا عبدالتوابؒ ملتانی محلہ قدیر آباد
ملتان شہر

قیمت [illegible] روپیہ

جھوٹا اور اللہ کا ناشکرا اور اللہ صاحب نے سورہ مومنون میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ	کہ کون ہے وہ شخص کہ جس
كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا	کے ہاتھ میں ہے۔ تصرف ہر چیز
يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ	کا اور وہ حمایت کرتا ہے۔ اور
سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّىٰ	اس کے مقابل کوئی حمایت نہیں
تُسْحَرُونَ ۝	کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہیں

گے کہ اللہ ہے۔ کہہ پھر کہاں سے خبطی ہو جاتے ہو۔

یعنی جب کافروں سے بھی پوچھئے۔ کہ سارے عالم میں تصرف کس کا

ہے۔ اور اس کے مقابل کوئی حمایتی ٹھہراؤ ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے۔ کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو

ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں۔ کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنے یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشان بندگی کے ٹھیرائے ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اس کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء اور انبیاء میں اور جن اور شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے۔ ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ وہ اولیاء و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے۔ چنانچہ سورۂ براءت میں فرمایا۔

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ	ٹھیرایا انھوں نے مولویوں کو اور
رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ	درویشوں کو مالک اپنا ورے
دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ	اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو
ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا	اور حالانکہ ان کو تو یہی حکم ہوا تھا

نہیں۔ جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے۔ اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے، اور اس کی منتیں مانے، اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے ایسا کرنے سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اِشراک فی التصرف کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے۔ کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو ایسی طاقت بخشی ہے، ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ اِشراک فی العبادۃ

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں۔ کہ ان کو عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع، اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔ اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی پہچان لے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا۔ اور نامعقول باتیں نہ کرنا۔ اور شکار سے بچنا۔ اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا۔ اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا۔ اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا۔ اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی، اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا۔ اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا۔ اور اس کا غلاف پکڑ کر دُعا کرنی، اور اس کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ	بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝	بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔

یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی۔ سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے۔ کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا، اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا۔ تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہو گی (اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے۔ کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے۔ سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا	فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں بھیجا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا	ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر
نُوْحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا	کہ اس کو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات
أَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝	یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں
(سورہ انبیاء)	سوائے میرے سو بندگی کرو میری۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

رعلم اسی نکتہ میں ہے۔ کہ توحید خوب درست کیجئے۔ اور شرک سے دور بھاگئے نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرتا ہے۔ نہ کسی کو اپنا مالک ٹھیرا لیجئے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد مانگئے اور اپنی حاجت اس کے پاس لے جائیے۔

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ۔

مشکوٰۃ کے باب الکبائر میں لکھا ہے کہ امام احمد رح نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبلؓ نے نقل کیا ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ شریک ٹھیرا اللہ کا کسی کو گو کہ مارا جائے تو یا جلایا جائے۔

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہنچا دے۔ سو جیسا مسلمان کو ظاہری بلاؤں پر صبر کرنا چاہئے اور ان کے ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہئے۔ اسی طرح جن اور بھوتوں کی بھی ایذا پر صبر کرنا چاہئے اور ان سے ڈر کر ان کو نہ ماننا چاہئے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ فی الحقیقت تو ہر کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی اپنے بندوں کو جانچتا ہے۔ اور بروں کے ہاتھوں سے بعضوں کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تاکہ کچوں اور پکوں میں فرق ہو جائے۔ اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاویں۔ سو جیسے ظاہری نعمتوں کو فاسقوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے اللہ کے ارادے سے

یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور سب کام اس کے اختیار میں ہیں۔ سو ہر مشکل کے وقت یہی سمجھ کر اس کو پکارتے ہیں۔ سو .... سو کسی اور کو اس طرح کا سمجھ کر پکارنا نہ چاہیے کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اول تو یہ بات خود غلط ہے کہ کسی کو کچھ حاجت بر لانے کی طاقت ہووے یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو۔ دوسرے یہ کہ جب ہمارا خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا۔ تو ہم کو بھی چاہیے۔ کہ اپنے ہر کام پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔

اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرة

مشکوٰۃ کے باب استغفار میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ اے آدم کے بیٹے بیشک جو تو مجھ سے ملے دنیا بھر گناہ لے کر پھر مجھ سے ملے تو نہ شریک کرتا ہو میرا کسی کو تو بیشک میں ملوں تیرے ساتھ اتنی ہی دنیا بھر بخشش

یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا

اسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ اسی طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی نبی ولی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو، بھوت و پری کو، اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔ بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسی کو جتنا چاہتا ہے خبر دیتا ہے۔ سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ ان کی خواہش پر۔ چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ کسی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتا دی چنانچہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں منافقوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا۔ اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا۔ پر کچھ حقیقت معلوم نہ ہوئی۔ اور بہت فکر و غم میں رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا۔ تو بتا دیا کہ منافق جھوٹے ہیں۔ اور عائشہ پاک ہیں۔

سو یقین یوں رکھنا چاہیے۔ کہ غیب کے خزانہ کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے۔ اس نے کسی کے ہاتھ نہیں دی۔ اور کوئی اس کا خزانچی نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا جس کو چاہے بخش دے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا

کے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کرلیں۔ یا جس غیب کا احوال جب چاہیں معلوم کرلیں۔ کہ وہ جیتا ہے یا مرگیا۔ یا کس شہر میں ہے۔ یا کس حال میں ہے، یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کرلیں کہ فلاں کے ہاں اولاد ہوگی یا نہ ہوگی، یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ یا اس لڑائی میں فتح پاوے گا یا شکست کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔ سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینے سے کہہ دیتے ہیں پھر کبھی ان کی بات موافق پڑجاتی ہے۔ اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینے سے کہتے ہیں سو ان میں کبھی درست ہوجاتی ہے۔ کبھی چوک، ہاں مگر جو مشرک کی طرف سے جو اللہ و رسول کی بات نرالی ہے مگر وہاں کسی کا اختیار نہیں۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ

مشکوٰۃ کے باب اعلان النکاح میں بخاری نے ربیع سے نقل کیا ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں آئے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو بیٹھا ہے۔ چند لڑکیاں دف بجانے لگیں اور ان بزرگوں کا ذکر کرنے لگیں جو بدر میں مارے گئے تھے

يَسْتَطِيعُونَ — اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی اللہ کی ہی تعظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کہ ان کا کچھ اختیار نہیں اور ان کی روزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے۔ نہ آسمان سے مینہ برسادیں نہ زمین سے کچھ اُگادیں اور ان کو کسی نوع کی کچھ قدرت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ جو بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاؑ و اولیاء یا امام و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے۔ لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہیں۔ اور اس کے ادب سے دم نہیں مارتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شرع کی تعظیم کرکے چپ بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی

طاقت رکھتے ہیں۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ	سورۂ یونس میں آیا ہے اور مت پکار
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا	سوائے اللہ کے ایسوں کو کہ فائدہ
يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ	دیویں تجھ کو نہ نقصان۔ سو اگر کیا
فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِينَ ۝	تو نے یہ تو بیشک تو بے انصافوں میں ہے

یعنی اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجیے۔

یعنی جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے۔
اور وہ اس کی حاجت روا کر دیتا ہے۔ سو یہ بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ
یا تو وہ خود مالک ہو یا مالک کا ساجھی ہو یا مالک پر اس کا دباؤ ہو جیسے بڑے
بڑے امیروں کا کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو ہیں
اور اس کی سلطنت کے رکن۔ ان کے ناخوش ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے
یا اس طرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اس کی سفارش خواہ مخواہ قبول
کر لے۔ پھر دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہزادی یا بیگمات کہ بادشاہ
ان کی محبت سے ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا۔ سو چار و ناچار ان کی سفارش
قبول کر لیتا ہے۔ مگر جن کو مشرک لوگ پکارتے اور ان سے مرادیں
مانگتے ہیں وہ نہ تو مالک ہیں آسمان و زمین میں ایک ذرہ بھر چیز کے اور نہ کچھ
اُن کا ساجھا ہے۔ اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے بازو کہ
اِن سے دب کر ان کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے
ہیں۔ کہ خواہ مخواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال
ہے۔ کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے۔ وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے
ہیں۔ اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس
سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی
تحقیق آپس میں کر لیتے ہیں۔ سوائے آمنا و صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پھر

...کا شفیع سمجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل کہ اس نے خدا کے معنے کچھ
بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر نہ پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک
آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے
جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ اور ایک دم میں سارا
عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک نیا عالم اس جگہ قائم کرے کہ اس
کے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے۔ کسی کام کے واسطے کچھ اسباب
اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور
جن بھی سب جبرائیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی
سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی۔ اور جو سب شیطان
اور دجال ہی ہو جاویں۔ تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت
میں بڑوں کا بڑا ہے۔ اور بادشاہوں کا بادشاہ۔ اس کا نہ کوئی کچھ بگاڑ
سکے نہ سنوار سکے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہزادوں میں سے یا بیگماتوں
میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے
اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لاچار ہو کر
اس چور کی تقصیر معاف کر دے تو اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ
نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی ہے اور نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ سو سب خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محمدؐ یا علی نہیں۔ اور جس کا نام محمدؐ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ ان کا اپنا خیال ہے۔ سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا۔ اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار کیجئے۔ یہی اصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پر چلئے۔ اور کسی کا حکم اس کے مقابل ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے۔ بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

محض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے۔ کہ سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ کہ سارے آسمان وزمین کو عرش اس کا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں تھام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت سے چرچڑ بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل دینے کی اور اس کی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزراء اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام

کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔ اور کس کا منہ کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے! سبحان اللہ! اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس دربار میں یہ حالت ہے۔ کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔ اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کہیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا سا رشتہ، یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں نے اپنے رب

بادشاہ، مالک سارے جہان کا، خداوند، جو چاہے کر ڈالے، معبود بڑا داتا، بے پرواہ، سب سے اعلیٰ نرالا اقتباس،

أَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ — مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ — کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ نقل کیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — حذیفہؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ

قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ — یوں نہ بولا کرو کہ جو چاہے اللہ

اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَ — اور محمدؐ اور بولا کرو کہ جو چاہے

قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهٗ — اللہ فقط

یعنی جو اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے۔ خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ اور کیسا ہی مقرب۔ مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا۔ کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلان کے دل میں کیا ہے؟ یا فلانے کی شادی کب ہوگی؟ یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر! اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء

تقویۃ الایمان

مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

طابع و ناشر

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

سمعوہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم[1]

کہتے ہیں اس کو ابوالحکم یعنی اصل تصفیہ چکا دینے والا پھر فرمایا اس کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل تصفیہ چکانے والا اور اسی کا ہے حکم۔ پھر تجھ کو کیوں کہتے ہیں ابوالحکم۔

یعنی یہ بات کہ ہر تصفیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت میں ظہور کرے گی کہ پہلے پچھلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جائیں گے اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اس میں وہ پایا جاتا ہے وہ اور کسی کو نہ کہیے، جیسے بادشاہوں کا بادشاہ، مالک سارے جہان کا مختار کہ جو چاہے کر ڈالے، معبود، بڑا داتا، بے پرواہ و علیٰ ہذا القیاس۔

[illegible]

مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ:

اخرج فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ[2]

شرح السنہ نے ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط۔

یعنی جو اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب، مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہو گی یا فلانے درخت کے کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے

[1] مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۴۰۸۔
[2] مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۴۰۹۔

فسجد له فقال اصحابه	اس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو ان
یا رسول الله تسجد لک	کے اصحاب کہنے لگے اے پیغمبر خدا
البهائم والشجر فنحن	تم کو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت
احق ان نسجد لک فقال	سو ہم کو ضرور چاہیے کہ تم کو سجدہ کریں
اعبدوا ربکم واکرموا	سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور
اخاکم۔	تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔

یعنی سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء، امام و امام زادہ، پیر و شہید، یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے۔ نہ خدا کی سی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ بعضے بزرگوں کو بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہیں چنانچہ بعضے درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں۔ اور بعضے پر ہاتھی۔ اور بعضے پر بھیڑیے مگر آدمی کو اس کی سند نہیں پکڑنی چاہیے۔ بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ

نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو۔ مثلاً قبروں پر سجدہ اور رہنا شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ چاہیئے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیرینی یا لات بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ	مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے
قَیْسِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ	کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعدؓ
اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُھُمْ	نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں کہ
یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ	جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے لوگوں کے
لَّھُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ	تو لوگ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق
فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ	ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فرمایا مجھ
لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ	بھلا خیال تو کر جو گذرے میری قبر
لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ	پر کیا سجدہ کرے تو اس کو؟ کہا میں
تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ	نے نہیں۔ تو فرمایا
لَا تَفْعَلُوْا۔	مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی

ابْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ — گیا میں بنی عامر کے ایلچیوں
فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى — کے ساتھ رسول خدا کے پاس پھر کہا ہم
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ — نے کہ تم سردار ہو ہمارے۔ سو فرمایا آپ نے
سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ — سردار تو اللہ ہے۔ پھر کہا ہم نے
اللّٰهُ قُلْنَا وَاَفْضَلُنَا — کہ بڑے ہو ہمارے بزرگی میں
فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ — اور بڑے سخی ہو۔ سو فرمایا کہ خیر
قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ — اپنی طرح کا کلام کہو۔ یا اس سے بھی
وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ — کم۔ [illegible] تم کو بے
ادب نہ کر دے شیطان۔

یعنی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو۔ اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو۔ کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔

اب سننا چاہیے۔ کہ سردار کے لفظ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر میں بادشاہ۔ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہے۔ ان معنوں کو

اور دوسرا یہ ہو کہ رعیتی ہی ہو۔ مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اول حاکم کا حکم اول اس پر آوے اور اس کی زبانی اوروں کو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا۔ اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا۔ اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں۔ سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبرؐ سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا رتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سیکھنے میں سب ان کے محتاج۔ اس معنی کر کے ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ ضرور یوں ہی جاننا چاہئے۔ اور ان پہلے معنوں میں ایک تنکے کا بھی سردار ان کو جاننا غلط ہے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ
نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ
فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

مشکوٰۃ شریف کے باب تصاویر میں
لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ
نے نقل کیا کہ انہوں نے خریدا ایک غالیچہ
کہ اس میں تصویریں تھیں پس جب دیکھا اس کو

جملہ علوم و فنون کی کتابیں ہر وقت پیش کرنیوالا ادارہ مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یوپی

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

اپنے

مطبع اعزازیہ دیوبند میں چھپوا کر شائع کیا

ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل مترجم و غیر مترجم نیز جملہ تصانیف علمائے دیوبند اور کتب درسیہ اردو کتابیں ملنے کا پتہ مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یوپی

غمِ مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی
خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منہ موڑا
کوئی بے وجہ ہم اپنے ہوتے ہیں دشمن جانی؟
نہ ہو صبحِ وطن کیونکر بتر شامِ غریباں سے
فراقِ دلربا میں گھر ہے رشکِ کنجِ زندانی
خبر ہے جان کو دل کی نہ دل کو جان کی پروا
فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو پر ہے پیشانی
جو تھا موصل الی اللہ ہوگیا واصل بحق ہے ہے
پھریں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگانِ تیہ پیمانی

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری
رشیدِ ملت و دیں غوث اعظم قطبِ ربانی
نسیمِ بحرِ رافت ، فضلِ رحماں منبعِ احساں
قسیمِ فیضِ یزداں ، ابرِ رحمت ، ظلِ سبحانی
زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی
زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبَل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

تن آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
دلِ سُودہ زدہ بہلے یوں ہی کچھ دوستو شاید
کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غزل خوانی

غزل مدحیہ

وہ صدیقِ معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
وہ شمع دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
وہ تھے کبریت ایمانی وہ تھے یاقوت روحانی
سو کیا کبریت احمر اور کیا یاقوت رمّانی

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
رقابِ اولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
وہ شہباز طریقت تھے محی الدین جیلانی
خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی
جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس سے ڈھونڈی دوسری جا ہو گیا گمراہ
وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں کیا نقشِ قرآنی

فقیہ باخبر ایسا کوئی یارو بتائے تو
ہو جس کا علم از عانی ہو جس کا حکم ایقانی

رخِ زیبا ہو جس کا مظہر ادعی من السامع
محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اے دائے حمانی

مفسر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
ہوں قول و فعل دونوں کاشفِ اسرارِ قرآنی

سراسر حق ہے کا تقصی عجائبہ پہ کیا کیجے
گیا [illegible] وہ محرمِ اسرارِ قرآنی

ہو سینہ جس کا مصباحِ نبوت کے لئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابے این چنیں ہادی حقانی

گدایانِ درِ دولت کے کشکول و مرقع سے
نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاجِ سلطانی

پھریں سے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی

دلِ طالب میں کھینچی شاہِ مقصود کی صورت
بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب، ہائے الم
آج اس سے بھی ہوا دیکھو تو خالی عالم
آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم
رحم برسے کسیم اسیچ نہ کردی رفتی
اے کہ کف پائے تو بود تاجِ سرم
آج تو قاسم و امداد سب ہی مرتے ہیں
اس کا کیا ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم
منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے
قہر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امیدِ کرم
تو رحیم و ملک و بار ہے سلّمْ سلّمْ
ہم جہول اور زیاں کار ہیں اِرْحَمْ اِرْحَمْ
اے اسیرانِ غمِ قاسمِ خیر و برکات
دے فقیرانِ سرِ کوئے رشیدِ جانم
پیروی کرتے رہو سعی کو ہاتھوں سے نہ دو
بدمے یا درمے یا قدمے یا قلم